

وعائبه اشعار حضرت مسيح موعود عليه السلام

مرے مولا مری سے اک دُعا ہے

یری درگاہ میں عجز و بکا ہے

وہ دے مجھ کوجواس دِل میں بھراہے

زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

مری اولاد جو تیری عطاہے

ہر اِک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

تری قدرت کے آگے روک کیا ہے

وہ سب دے إن كوجو مجھ كو دياہے

عجب محسن ہے تو بح الایادی

فَسُبُحَانَ الَّذِي آخُزَى الْاَعادِي

(دُرِّ ثمین صفحہ 41)

عنوانات

1	كلام اللي، كلام رسول مَثَالِثَيْنِيمَ، كلامِ امام الزمانٌ
2	ادارىي
3	خطبه جمعه
12	عائلی زندگی اور اسلامی تعلیم
13	ازدواجی زندگی کے حوالے سے انمول نصائح
15	وه تمهارالباس ہیں اور تم ان کالباس ہو
17	بیوی کے فرائض کے متعلق احادیث
18	هُنَّ لِيَاسُّ لِّكُمُ ــــــ
19	رُ خصتی کے موقع پر بچیوں کو نصائح
21	سر دار سمیجایک مها آتما
23	جنت نظیر گھر کی تغمیر میں ^{لع} ل و گ _ب ر
25	جوخاك ميں ملے۔۔۔۔
26	جی ہاں فائدہ توہے
27	متفرقات
28	صفحه ناصرات

النساء میں اشتہار دیئے جانے کے لئے

1- ایک یورے صفحہ کا اشتہار: -/ 250\$

2- آدھے صفحہ کا اشتہار: -/ 150\$

3- 1/4 صفحہ کا اشتہار: -/ 100\$

يِسْمِ اللَّهِ الرَّحْلِي الرَّحِيْمِ ٥ تَعْمَلُهُ وَنُمَيْلَ عَلَى رَسُوْلِهِ الكَّوِيْمَةِ وَ عَلَى عَبْدِيوَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

> ال المالة كينيا المسلم الموالة كينيا

نه بهي، على واد بي مجلّه جلد# 29- مئ تااگست 2017ء شاره نمبر 2

گرانِ اعسلٰ کرم ومحرّم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمد بیر کینیڈ ا

<u>زیرِ گلرانی</u> کرمه دمحترمه امته السلام ملک صاحبه صدر لجنه اماء الله کمینیژ ا

> نیشنل سیرٹری اشاعت کشورچو بدری صاحبہ

<u>مدیره اُردو</u> فرزانه سنوری صاحبه

پروف<u> ریڈرز</u> طاہرہ نیم صاحبہ ،عنبرین منظور صاحبہ ،یاسلہ احمد نور

أردو كمپوزنگ اور تزئين وزيب أئش ناصره نيم صاحبه، وجيهه قيوم صاحبه، ثمره نديم صاحبه، تحميده ولي صاحبه

> مينج<u>ر</u> لائقه احمد صاحب پیب اشه

پبلشر جیمنک گرافکش

email اشتہار ارسال کرنے کیلیئے: annisaa@lajna.ca

كلامِ اللهي

الرِّجَالُ قَوْمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَافَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَ بِمَآ اَنْفَقُوا اللهُ بَعْضٍ اللهِمُ الْفَقُوا مِنْ اَمُوالِهِمُ اللهُ فَالطَّلِحْتُ قَنِتُتُ طَفِظَ اللهُ لَمُ اللهُ اللهُ

وَالَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَاهَ بُلَنَامِنُ أَزُوَاجِنَا وَذُرِّيْتِنَا قُرَّةَ اَعُيُنٍ قَ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ۞ (سروالرقان: آيت 75)

مر دعور توں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عور تیں فرمانبر دار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ (سورہ النہاء: آیت 35)

اور وہ لوگ جوید کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولا دسے آئھوں کی ٹھنڈ ک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔ (سورہ الفر قان: آیت 75)

كلام رسول

عَنُ آبِى هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عِلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى

عَنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللهُ عَنُهَا اَنَّ النَّبِيَّ عَلَّقَالَ: اَيُّمَا اللهِ عَنُهَا اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْقَالَ: اَيُّمَا امُرَأَةٍ مَا تَتُ وَزَوُجُهَا رَاضٍ عَنُهَا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ـ

وابن ملجه كتاب النكاح بابحق الزوجة

حضرت ابو ہریرہ و ضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق الحجے ہیں۔ تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عور توں کے ساتھ بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے"۔ (تریزی کتاب النکاح باب حق المراة) حضرت مثالی اللہ مسلوک کرتا ہے"۔ (تریزی کتاب النکاح باب حق المراة) حضرت اللہ مسلمہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت مثالی کے فرمایا:
"جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تووہ جنت میں جائے گی"۔ (ابن اج کتاب النکاح باب حق الزوجة)

كلام المم الزمال عليه اللام

حضرت مسيح موعود عليه السلام فرماتے ہيں:

چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کاابیا تعلق ہو جیسے دوسچے اور حقیقی دوستوں کا ہو تا ہے۔انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور خداتعالیٰ سے تعلق کی کہلی گو اہی تو بہی عور تیں ہوتی ہیں۔اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خداتعالیٰ سے صلح ہو''۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ نہر 300) ہر ایک مر دجو بیوی سے یابیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔(کشی نوح صفحہ 19) عور توں کے لئے خداتعالیٰ کاوعد ہے کہ اگر وہ اپنے خاند دل کی اطاعت کریں گی توخد الن کو ہر ایک ملاسے بچاوے گااور ان کی اواا دعم والی ہو گی اور نیک بخت

عور تول کے لئے خدانعالیٰ کا دعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاندوں کی اطاعت کریں گی توخدااُن کوہر ایک بلاسے بچاوے گا اور ان کی اولا دعمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی"۔(تغییر حضرت مسجموعودٌ سورۃ النساء جلد سوم صغہ 237)

ادارب

زندگی خداتعالی کی سب سے بہترین عطاہے اور خاندان اس کاسب سے حسین مجزو۔اس مجزو کو گل بنانے کا سر مایہ حیات اور کلید ہے میاں بیوی اور اولا د۔ ایک داناکا قول ہے کہ جب تک اس دنیا میں بیج کی تخلیق ہوتی رہے گی سمجھو کہ خداتعالیٰ اپنے بندوں سے راضی ہے۔ کیوں؟

اس کاجواب بہے کہ ایک بچہ ہی اس حسین زندگی کاسب سے بڑا تخفہ ہے جو باری تعالی اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے اور اس کے لئے پیارے ربّ نے عالمی زندگی کووسیلہ بنایا ہے۔اُس رب نے اس د نیااور اس زمین کوہر رنگ عطا کیااور سب سے بہترین رنگ مردوزن کا ہے۔جس کونسل انسانی کی افزائش کا ذریعہ مھبر ایا اور ایک دوسرے کی سکینت اور زینت کا درجہ دیاہے۔

دراصل جو بے مثال نعتیں خداتعالی نے ہمیں ایک دوسرے کاجیون ساتھی بننے کے صلے میں دی ہیں۔اُن نعتوں کا شکر گزار ہونا اور اُن کو دائمی لذت بخشاہی ہمیں رب رحیم کے بہاں ممنون کھبر اتاہے۔

جنت نظیر گھر ہی خداتعالی کے حضور شکر کانذرانہ ہوتے ہیں اور اپنی نسلوں پر احسان بھی کیونکہ پر سکون اور مثالی گھر ہی نسل در نسل بقائے امن و سکون اور محبت واحترام کے ضامن ہیں۔

ع ایک دوسرے کالباس، کس طرح پر دہ داری کی بچائے پر دہ دری کر سکتاہے؟ ع سکینت اور زینت کب کرب اور مجی میں تبدیل ہو جاتے ہیں

امن اور محبت کب بے چینی اور نفرت کاروپ دھارتی ہے ٤ اور نسلیں کب احترام آدمیت سے منکر ہوتی ہیں

جب مردونن دین الی کی فطری تعلیم سے دور ہو کر صرف نفسانی خواہشات کے غلام بن کر زندگی بسر کرناچاہتے ہیں

جب صرف "ميں" كام كرتى ہے اور "ہم" كاصيغه يجھے رہ جاتاہے جب خدا اور رسول کی بات کے آگے رسم و رواج اور فرسودہ معاشر تی روایات کوتر جیح دی جاتی ہے۔

جب صرف اپنی زندگی کے بارے میں سوچا جاتا ہے اور محبت، عزت، اخلاص اور قربانی کے جذبے ماند پڑجاتے ہیں توعلاج کیاہے

مولانارومی سے کسی نے پوچھاحضرت، زندگی سہل گزارنے کا آسان نسخہ

فرماما: "محبت" پھر یو چھا: اگر اس سے بھی بئن نہ پڑے تو؟ فرمایا: مقدار اور بردها دو

ہے نال آسان نسخہ۔ آیئے! آج سے اسی نسخ کو آزمائیں۔ پھر دیکھنے گااس کی کیمیا حري

ر سالہ النساء کے لئے درج ذیل بہنوں کی نگار شات گزشتہ چند ماہ کے عرصہ میں موصول ہوئیں۔ یہ مضامین و قتاً فو قتاشامل اشاعت رہیں گے۔انشاءاللہ۔

1	5		*	00.	
پیشش	جماعت	مضمون	پیشش	جماعت	مضمون
سيلگرى ساؤتھ	امته المثين خان	نظم_سجده گاه	حراعاطف	سرے ساؤتھ	احمری عورت کاپر ده
ونلززر	امته الحفظ نويد	نظم_بيراه گزرتوبيراست	طاہرہ چوہدری	پیس ویلج ایسٹ	حفزت مريم صديقة
سيلكرى نارتھ ويسٺ	ارپيه باجوه	نظم_ميرے ابو كادل	ميپل	مباد کہ ابراد	نظم۔اے میرے والے طاہری
ایئرڈری، کیگری	طاہرہ محبوب	نظم۔ بچوں کے لتیے	ويسثن نارتھ ايسٹ	نشاءبيگ	لظم۔تم اپنی آواز بلند کرتے ہو
	نزبتاكبر	الله تعالیٰ کی عبادت	میکنائیڈ،کیگری	امته السلام انور	کچھ یادیں کچھ باتیں
پیں ویلج ایسٹ	فريده عفت	ومخصت اوراس كى اغراض	پیس وی ایسٹ	فتيحه مجيد	نظام وصيت، تربيت ِ نفس
کیلگری،سکائی دبیو	ۇردان <i>ە</i> ئويد	وُنیاکے دوسرے عقائد کے مقابل میں اسلام	ایڈمنٹن ویسٹ	نعمه بیگ	نظم، میکے کی یاد
يىر ن،سەن دىيو	دروانه وپیر	دُنیاکے دوسرے عقائد کے مقابل میں اسلام میں عورت کا مقام	ريكسڈيل	امته الشكور ارشد	حاصل مطالعه

خطبه جمعه

اگر ایک فقرے میں ان مختلف عمروں کے عاکمی مسائل کی وجہ بیان کی جائے توبیہ کہ دین سے دُوری ہے۔ دینی تعلیمات سے لاعلمی ہے اور عدم دلچیں ہے، دُنیاداری اور دُنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔ ان مسائل کاحل دینی تعلیم کی روشنی میں کرناہوگا۔ ایک طرف ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کاحل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں، اصاحدیث میں، حضرت مسیم موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتاہے۔

خطبه جعه سيد ناامير المومنين حضرت مر زامسرور احمد خليفته المسيح الخامس ايده الله تعالى بنصره العزيز فرموده 03مار ي2017ء بمطابق 03 / امان 1396 بجرى شمسى بمقام مسجد بيت الفتوح، موردُن ،لندن

اَشُهَدَانَ لَا اِلْمَرَالَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْتَ لَهُ وَاَشُهَدَانَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -اَمَّا بَعُدُ فَا عَوْدُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطُنِ الرَّجِيْءِ - بِسْمِ اللهِ الرَّحْمُنِ الرَّحِيْمِ ٥ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْمَالَمِيْنَ ٥ الرَّحْمُنِ الرَّحِيْمِ ٥ مُلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ٥ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَالنَّاكَ نَسْتَعِيْنَ ٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ الْمَعْفُولِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِيْنَ ٥

لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتوں کے معاملات اور پھر رشتوں کے بعد عالمی مسائل بید ایسے معاملات ہیں جو گھر وں میں پریشانی اور بے چینی کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ شادیوں کے بعد عائلی مسائل ہیں وہ صرف خاوند ہیوی کے لیئے مسئلہ خہیں ہوتے بلکہ دونوں طرف کے والدین کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور صرف اتناہی خہیں بلکہ اگر اولاد ہوگئ ہے تو اولاد میں بھی بے چینی پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور بعض او قات اولاد اس وجہ سے دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بگڑر ہی ہوتی ہیں اور خاندان کے لیئے مزید پریشانیاں پیدا کرتی ہے۔ گویا پریشانیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تقریباً روزانہ میری ڈاک میں ایسے معاملات آتے ہیں یاز بانی ملا قات میں لوگ اپنے مسائل کا ذکر کرتے

ایک طرف لڑ کیوں کے رشتوں کامسکلہ ہے۔جب لڑ کی کی رشتے کی عمر ہوتی ہے تو پڑھائی کو عذر بنا کر اصل عمر میں رشتے نہیں کیے جاتے کہ انجی پڑھ

ر ہی ہے اور جب ذرا بڑی ہو جاتی ہیں ، پڑھ کھ جاتی ہیں اور بڑی عمر میں رشتے ہو جاتے ہیں تو پھر understandingنہ ہونے کا جو از بنا کر رشتوں میں دُوریاں پیدا ہوتی ہیں۔اس میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں۔

پھر بعض لڑکیوں کی ہے باتیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں کہ سہیلیاں اور دوستیں غلط طور پر ایسے خیالات ان کے دلوں میں پیدا کرتی ہیں کہ ان ملکوں میں تمہارے بڑے حقوق ہیں۔اپنے خاوندوں کو سے بتاؤ کہ میرے حقوق ادا کرواور سے تمہارے بڑے حقوق ہیں۔اپنے خاوندوں کو سے بتاؤ کہ میرے حقوق ادا کرواور سے سے دو۔میں تمہیں اپناخاوند نہیں مانتی اور خاوندوں کی ہر بات ماننی بھی نہیں چاہیئے پھر بعض دفعہ ماں باپ خود بھی لڑکیوں کو ایسی باتیں سکھاتے ہیں جس سے لڑک کے باخاوند بیوی کا آپس کا اعتماد ختم ہو جا تا ہے یا شکوک و شبہات اُبھرنے گئے

افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان سے رشتہ کروا کر یہاں آئی ہوئی
لڑکیاں جو مغربی ممالک میں آتی ہیں وہ بھی یہاں آزادی کو دیکھ کر اس رنگ میں
رنگین ہو کر پھر غلط مطالبے کرنے شر وع کر دیتی ہیں بلکہ بعض دفعہ یہاں پہنچ کر
گھر بسانے سے پہلے ہی رشتے توڑ دیتی ہیں اور یہ حال صرف لڑکیوں کا نہیں ہے بلکہ
لڑکے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ بلکہ لڑکوں کی الیم حرکتوں کی نسبت جو ہے وہ
شاید لڑکیوں سے پچھ زیادہ ہی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں
جبی قول سدید سے کام نہیں لیتے جس بات کارشتے سے خاص تعلق ہے۔ نکاح پہ

جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں تول سدید کے بارے میں خاص طور پر تاکید ہے۔ پورے حالات ایک دوسرے کو نہیں بتائے جاتے۔ پھر ماں باپ بعض دفعہ لڑکیوں پر زبر دستی کر کے ایسے رشتے کروادیتے ہیں جو تعلیمی فرق اور رہن سہن کی وجہ سے مطابقت نہیں رکھ رہے ہوتے کہ بعد میں ٹھیک ہو جائے گا۔

اسی طرح بعض لڑکے کہیں اور دلچپی رکھ رہے ہوتے ہیں لیکن ماں باپ کے سامنے انکار نہیں کرتے اور پاکستان میں شادی کر لیتے ہیں یا یہاں اپنے عزیزوں میں ان کی مرضی کے مطابق شادی کر لیتے ہیں اور پھر پچھ عرصہ بعد ان بچپاری لڑکیوں پر ظلم ہونا شروع ہوجا تا ہے۔ پہلے اس کے خاوند کی طرف سے ظلم ہو تا ہے پھر وہی سسر ال یاساس جو بڑی چاہت سے لے کے آتی ہیں ان کی طرف سے ظلم ہو تا ہے۔ پھر باقی عزیزوں کی طرف سے ظلم ہو تا ہے۔ بہر حال چاہے وہ لڑکے ہیں ہوتا ہے۔ بہر حال چاہے وہ لڑکے ہیں یالڑکیاں ہیں، ایک طرف کا سسر ال ہے یا دوسری طرف کا کسی پر بھی ان ساری باتوں کا سو قصد الزام نہیں ڈالا جاسکتا۔ بعض حالات میں لڑکے قصور وار ہوتے ہیں بعض حالات میں لڑکے قصور وار ہوتے ہیں بعض حالات میں لڑکے قصور وار ہوتے ہیں۔

پھر عائلی مسائل جیسا کہ میں نے کہا بچوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب کئی بیچے ہونے کے بعد ، کافی عرصہ کے بعد ، اچھی بھلی زندگی گزارنے کے بعد ایک دم مر دکے دماغ میں کیڑا کلبلا تاہے اور وہ پیہ کہتاہے کہ میر ااپنی بیوی کے ساتھ گزراہ نہیں ہوسکتا۔اس لئے میں دوسری شادی کرنے لگاہوں یا تمہیں طلاق دینے لگا ہوں۔ یاایک عرصہ کے بعد بیوی کہتی ہے کہ میں نے اپنی زندگی اس مخص کے ساتھ بڑی تکلیفوں میں گزرای ہے اب بر داشت نہیں کر سکتی اس لئے خلع لینی ہے یہاں یہ بھی بتا دوں کہ جماعت میں خلع کی جو نسبت ہے وہ طلاق سے زیادہ ہے۔ یعنی خلع کی درخواستیں قضاء میں زیادہ آتی ہیں۔ بہر حال ایسے حالات میں بچے متأثر ہوتے ہیں اور یہ بات تو معلومات رکھنے والے دُنیاوی اداروں کے کوا کف سے بھی ثابت شُدہ ہے کہ مال باپ کی علیحد گی کے بعد جس کے پاس بھی یجے رہ رہے ہوں وہ نفسیاتی اور اخلاقی اور دوسری صلاحیتوں کے لحاظ سے متاثر ہورہے ہوتے ہیں۔ بہر حال ان تکلیف دِہ حالات کا ذمہ دار کوئی بھی ہو۔ چاہے لڑے لڑکیوں پر الزام دیتے ہیں اور بیہ کہ کر دیتے ہیں کہ مغربی ماحول میں لڑکیاں اپنے کیریئر بنانے کی وجہ سے پریشانی پیدا کرتی ہیں اور رشتے نہیں نبھاتیں یا شروع میں ہم بعض وجوہات کی وجہ سے والدین کے ساتھ رہنا جائے ہیں تو الر کیاں رہنا نہیں چاہتیں یادین کا اُن کو علم نہیں یا لڑکے سے غلط توقعات رکھی جاتی ہیں مثلاً فوری طور پر نیا گھر لو اور ایسا گھر ہو جو تمہاری ملکیت بھی ہو۔

پھر میاں ہوی کے معاملات میں لڑکی کے ماں باپ کی دخل اندازی ہے۔ پھر صحیح حالات نہ بتانے کی وجہ ہے ، ایک دوسرے کے قولِ سدید نہ کرنے کی وجہ

سے شکوے پیداہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ قولِ سدیدسے کام نہیں لیاجا تاجو کہ انتہائی ضروری ہے۔اسی طرح لڑ کیوں کے دلوں میں بعض باتیں لڑے اور اسکے گھر والوں کے لیئے ہوتی ہیں۔مثلاً بیہ کہ لڑے کی ماں یاعزیزر شتہ دار جوہیں وہ لڑکی کے سامنے ہر وقت لڑکے کی تعریف کرتے رہیں گے کہ ہمارالڑ کا ایسا ہمارالز کاویسااور لڑکی کو کسی نہ کسی بہانے کمتر ثابت کرنے کی کو مشش کی جاتی ہے۔ مثلاً چھوٹا قدہے،موٹی ہے،رنگ گورانہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔اگر لڑکی کسی وجہ سے کوئی ملاز مت کر رہی ہے تو پھر بھی اُسے طعنے ملتے ہیں۔پھر لڑکے اور لڑکی کے تعلقات ہیں، میاں بیوی کے تعلقات ہیں، ان میں بھی لڑکے والوں کی مداخلت ہوتی ہے۔ لڑے لڑ کیوں کو بیہ بھی شکوہ ہے کہ لڑے شادی کی اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ان میں احساسِ ذمہ داری نہیں ہے اور یہاں کے ماحول کے زیرِ اثر عموماً یہاں پچپیں سال چھبیں سال کے لڑے کو بھی کہوگے کہ تم بڑے ہو گئے ہو تو لڑے کہیں گے نہیں ابھی تو میں چھوٹا ہوں۔شادی کے قابل نہیں۔ یہاں کے ماحول کے زیرِ اثر مارے احمدی الو کول میں اور ایشین اور یجن Asian) (Origin کے لڑکوں میں بھی یہی بیاری ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ابھی تو ہم چھوٹے ہیں اور ذمہ داری نہیں نبھاسکتے۔اگر چھوٹے ہیں اور ذمہ داری نہیں نبھاسکتے تو پھر شادی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بہر حال شکووں کا بیہ سلسلہ چاتا ہے اور دونوں طرف سے چلتا چلاجا تاہے۔

اسی طرح کئی سال زندگی گزارنے کے بعد جیسا کہ ممیں نے کہاکا فی عرصہ ہو جاتا ہیں، پھر شکوے پیدا ہوتے ہیں اور ہو جاتا ہیں، پھر شکوے پیدا ہوتے ہیں اور صرف پچگانہ باتیں ہوتی ہیں اور بے صبر کی اور غلط دوستی ایسی باتیں پیدا کرتی ہے اور اگر ایک فقرے میں ان مختلف عمروں کے عائلی مسائل کی وجہ بیان کی جائے تو بہ ہے کہ دین سے دُوری ہے۔ دینی تعلیمات سے لاعلمی ہے اور عدم دلچیسی ہے اور دنیا داری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔ پس اگر ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو دینی تعلیم کی روشنی میں کرنا ہوگا۔

ایک طرف ہم اپنے آپ کواحمہ ی کہتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں ، احادیث میں ، حضرت میچ موعوڈ کی تعلیمات میں ملتا ہے۔ ہماری خوش قتمتی ہے کہ اسلام قبول کیا، ہم مسلمان ہیں اور پھر اس زمانے میں حضرت میچ موعود علیہ الصلاۃ والسلام کو مانا جنہوں نے ہمارے پھر اس زمانے میں حضرت میچ موعود علیہ الصلاۃ والسلام کو مانا جنہوں نے ہمارے سے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔ (ماخوذاز ملفوظات جلد 7 صفحہ 291) میے عہد ہم مختلف مواقع پر ڈہر اتے ہیں لیکن جب اس عمل کا وقت آئے تو تو پھول جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر تو اچھے بھلے بظاہر دین کی خد مت کرنے ہمول جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر تو اچھے بھلے بظاہر دین کی خد مت کرنے

والے اسے بھول رہے ہوتے ہیں حالانکہ شادی بیاہ کے معاملہ میں تو ہمیں آ مخضرت صلی الله علیه وسلم سے خاص ہدایت بھی ملی ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم كرناہے۔دين مقدم كركے اگر دنيامل جائے توبيہ الله تعالى كا فضل ہے اور دنيا داروں کی زبان میں ہم اگر کہیں توبیہ بونس (Bonus) ہے۔ لیکن اگر صرف دنیا کو دیکھا جائے اور پھر دین کو مقدم رکھنے کا دعویٰ ہو تو پھر مسائل پید اہوتے ہیں کیونکہ سیائی نہیں ہے۔ پس آ محضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو ہمیشہ یاد ر کھنا عاميے جورشته کی تلاش کے وقت ترجیجی بنیاد پر اینے سامنے رکھنے کے لیئے آپ نے فر<mark>ما</mark>ئی جس کی روایت حضرت ابو ہریر ۃ رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے کہ آ محضرت صلی الله عليه وسلم نے فرمايا كه عورت سے جار وجوہات كى بناء پر شادى كى جاتى ہے۔اسكے مال کی وجہ سے ، اُسکے حسب و نسب کی وجہ سے ، خاندان کی وجہ سے ، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اُسکے دین کی وجہ سے ۔ پس تم دین دار عورت کا انتخاب كروخداتمهار البعلا كرے_(صحح الخارى كتاب النكاح باب الكفاء فى الدين حديث 5090) اگر اس بات کولڑ کے بھی اور لڑ کے کے گھر والے بھی سامنے رکھنے لگ جائیں تولڑ کیاں اور لڑکی کے گھر والے اپنی ترجیج جوہے وہ دین کر لیں گے اور جب دین ترجیج ہو گاتو بہت سے شکوے اور تحفظات جولڑ کی اور لڑ کے اور اسکے گھر والوں کے بارے میں ، ایک دوسرے کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں وہ دور ہو جائیں گے۔اور جو لڑکا دیندار لڑکی کی تلاش میں ہو گااور دین مقدم کر رہاہو گااس کو پھر اپنا عمل بھی دینی تعلیم کے مطابق ڈھالناپڑے گا۔ اور جو دینی تعلیم پر عمل کررہاہوااس کے گھر میں بلا دجہ چھوٹی چھوٹی ہاتوں پر فتنہ اور فسادیپیدانہیں ہور ہاہو گا اور نہ ہی لڑے کے گھر والے لڑکی کے لیئے مشکلات پیدا کرنے والے ہوں گے۔

پھر اسلام یہ تعلیم دیتاہے کہ دین دیکھنا بے شک ترجیجے لیکن بعض دفعہ ہر جوڑ ہر ایک کے لیئے مناسب نہیں ہو تا۔اس لیئے رشتوں سے پہلے استخارہ کر لیا کرو۔(صحح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاعند الانستخارہ مدیث 6382)

الله تعالی سے رشتہ کے لیئے خیر طلب کرو۔ یا پھریہ کہ اگر الله تعالیٰ کے نزدیک اس رشتے میں خیر نہیں ہے تواس میں روک پیدا فرمادے۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسے الاقل نے ایک موقع پر بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا:

نی کریم صلی الله علیه وسلم نے بڑائی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اُس پر عمل کریں تو انشاء الله نکاح ضرور شکھ کا موجب ہو گا اور جو غرض اور مقصود قر آن مجید میں نکاح سے بتایا گیا ہے کہ وہ تسکین اور مودت کا باعث ہو، وہ پیدا ہوتی ہے "۔ (شادی بیاہ اس لیئے کیا جا تا ہے تا کہ ایک دوسر کے لیئے تسکین ہو اور اس امر کا باعث ہو تا ہے کہ آپس میں پیار اور محبت پیدا ہو۔) فرمایا کہ "سب سے پہلی تدبیر میہ بتائی کہ نکاح کی غرض ذاتِ الدین ہو۔ "(پہلے ذکر

ہو چکا دین کو تلاش کرناہے۔)'' حسن و جمال کی فریفنگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ حسب و نسب اس کے محر کات نہ ہوں۔پہلے نیت نیک ہو۔ پھر اسکے بعد دوسر اکام بیہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو''۔(خطباتِ نور صنحہ 518)

پس رشتے سے پہلے جب بندہ دعامیں اللہ تعالیٰ سے تسکین اور محبت سے
زندگی گزارنے کی دعاکرے اور یہ دُعاکرے کہ اگر اس میں میرے لیئے تسکین
ہے اور خیر ہے تو یہ رشتہ ہو جائے اور شادی ہو جائے تو پھر شادی شدہ زندگی اللہ
تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب گزرتی ہے لیکن یہ بھی یادر کھیں کہ شادی کے بعد
کھی شیطان مختلف ذریعوں سے حملے کر تار ہتا ہے۔ اس لیے یہ دُعاہمیشہ کرتے رہنا
چاہیئے کہ شادی ہمیشہ سکون اور محبت اور پیار سے گزرے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسے الاول فی مزید استخارے کی اہمیت بتائی ہے۔ ایک موقع پر اس کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "بڑے بڑے بڑے کاموں میں سے نکاح بھی ایک کام ہے "۔ (ایک چھوٹاکام نہیں ہے بڑے بڑے کاموں میں سے ایک کام ہے۔)" اکثر لوگوں کا یہی خیال ہو تا ہے کہ بڑی قوم کا انسان ہو۔ حسب نسب میں اعلی ہو۔ مال اسکے پاس بہت ہو۔ حکومت اور جلال ہو۔ خوبصورت اور جوان ہو۔ گر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوشش کیا کرو کہ دین دار انسان مل جاوے "(چاہے وہ لڑی ہے یالڑکاہے)" اور چونکہ حقیق علم، اخلاق، عادات اور دیا نتد اری سے آگاہ ہو نامشکل کام ہے۔ جلدی سے پیتہ نہیں لگ سکتا۔ " (بعض رشتہ ٹو مخیبیں تووہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے بظاہر یہ دیکھ کررشتہ کر لیا کہ دین دار ہے، اچھے اخلاق ہیں، سب پچھ ہے لیکن بعد میں پتالگاسب پچھ غلط تھا کیونکہ یہ پتانہیں لگ سکتا) اس لینے فرمایا کہ استخارہ ضرور کر لیا کرو"۔

(خطبات ِنورصفحہ 254)

آپ نے فرمایا کہ ''ہم انجام سے بے خبر ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے۔اسلیئے اوّل خوب استخارہ کرواور خداسے مد دچاہو''۔

(خطباتِ نورصفحه 478)

آپ خطبہ نکاح پر پڑھی جانے والی آیات کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ان
میں یہ نصیحت ہے کہ تقوی کو سامنے رکھتے ہوئے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ قول
سدید سے کام لو۔ یہ جائزہ لو کہ تم اپنے کل کے لئے کیا آگے بھیج رہے ہو۔ اگر تم
نے زندگی کی کامیابیاں دیکھنی ہیں تو تقویٰ بہت ضروری ہے۔ اس بارے میں
استخارے کے بعد جب نکاح کاموقع آتا ہے تو آپ فرماتے ہیں 'اس خطبہ میں بھی
(یعنی نکاح پہ جو تلاوت کی جاتی ہے) اس امرکی طرف متوجہ کیا ہے کہ ان دعاؤں
سے کام لے اور اپنے اعمال وافعال کے انجام کو سوپے اور غور کرے۔ پھر نکاح کی
مبار کباد کے موقع پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاسمائی بَارَک اللّٰه مُارِد کے موقع پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاسمائی بَارَک اللّٰه کُ

لک و بَارَک عَلَیْک و جَمَعَ بَیْنَکُما فِی الْحَیْدِ - (جائ ترنی تاب النکار) لینی الله تعالی تهمیں برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے "- (خطبات نور صفحہ 519-520) پس ہر موقع پر خیر اور برکتوں کی دعا کی جاتی ہے تو پھر دشتے بابرکت بھی ہوتے ہیں۔

بعض لوگ پاکتانی اور ہندوستانی ماحول کے زیر اثر ابھی تک خاندان ، برادری، قوم کے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ توبیہ کہتاہے کہ جب رشتے آئیں تودعا کرو۔ دعا کر واور استخارہ کرو۔ دین کوتر ججے دو۔ توبجائے اسکے کہ دُعا کریں دین کوتر ججے دیں، یہ باتیں ان کے محل "نظر نہیں ہو تیں بلکہ برادری اور قوم مر" نظر ہوتی ہیں۔

حضرت مسيح موعودٌ فرماتے ہیں کہ:

"رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی الیمی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوی اور نیک بختی کا لحاظ ہے"۔ (ملفوظات جلد وصفحہ 146 یڈیٹن 1985 مطبوعہ انگلتان)

پس په بنیادی اصول ہے کہ تقویٰ دیکھو۔ باقی سب باتیں بدعات ہیں۔ ہاں سُفو دیکھنے کا ارشاد ہے اس لئے کفو دیکھنا چاہئے اور ضرور دیکھنا چاہئے لیکن اس میں سختی بھی نہیں ہونا چاہئے۔

کفوکس حد تک دیکھناچاہیے؟اس بارے میں حضرت مسیح موعود سے کسی کے سوال اور آپکے جواب کاذکر ملتاہے۔"ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتاہے حالا نکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔اسکے متعلق آپ کا کیا تھم ہے؟

حضرت اقد س علیہ السلام نے فرمایا کہ" اگر حسب مُر ادرِشتہ ملے تواپئی
کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسانہیں جو بطور فرض کے
ہو"۔ (فرض نہیں ہے۔ ہاں بہتر ہے) فرمایا کہ" ہر ایک شخص اپنے ایسے معاملات
میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ اگر کفو میں کسی اور
کو اس لا کتی نہیں دیکھتا تو دو سری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور
کرنا کہ وہ بہر حال اپنی کفو میں اپنی لؤکی دیوے جائز نہیں ہے"۔

(البدر مور خد 11 اپریل 1907ء صفحہ 7 جلد 6 نمبر 15)

بعض لوگوں کو اپنے خاند انوں پر بڑا زُعم ہو تا ہے۔ ایسے ہی ایک شخص کو حضرت خلیفۃ المسے الاقل نے ایک دفعہ خوب پکڑا۔ ایک طرف زُعم ہو تا ہے اور ایک طرف زُعم ہو تا ہے اور ایک طرف حالت اپنی کیا ہے؟ حضرت خلیفۃ المسے الثانی فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسے الاقل نے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں سیّد ہوں۔ میری خلیفۃ المسے الاقل کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں سیّد ہوں۔ میری

بیٹی کی شادی ہے۔ آپ اس موقع پر میر کی کچھ مدد کریں۔۔۔ آپ نے فرمایا" میں تہماری بیٹی کی شادی ہے۔ آپ اس موقع پر میر کی کچھ مدد کریں۔۔۔ آپ نے تیار ہوں جور سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا آپ میر کی ناک کا فناچا ہے ہیں "۔ (جمیز وں کا اس قدر رواج ہے اور اس وجہ سے بعض مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں)" حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تہماری ناک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک سے بھی بڑی ہے۔ تمہاری عزت توسیّد ہونے میں ہے۔ پھر اگر اس قدر جمیز دینے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنگ نہیں ہوئی تو تمہاری کس طرح ہو سکتی ہے ؟"۔ (تغیر کیر زیر تغیر سورۃ الشراء جلد 7 صنی 20) ایک طرف تم کہتے ہو میں سیّد ہوں۔ پھر ہتک کس بات سورۃ الشراء جلد 7 صنی 20) ایک طرف تم کہتے ہو میں سیّد ہوں۔ پھر ہتک کس بات

پس بعض دفعہ لڑ کیوں کو یہ طعنے ملتے ہیں کہ جہیز تھوڑا ہے۔ ان لو گول کے لئے بھی سبق ہے جو لڑ کیوں کو جذباتی تکلیف دیتے ہیں اور اس طرح لڑکی والوں کے لئے بھی کہ جہیز حسبِ توفیق دیں۔ جتنی توفیق ہے ضرور دینا چاہیئے لیکن بلاوجہ اپنے پر بوجھ نہیں ڈالناچاہئے۔

استخاروں سے پہلے جہاں رشتے کی خواہش ہواس لڑکی کو دیکھنا بھی چاہیئے۔
اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو ''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے
مروی ہے کہ ممیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ کے پاس ایک
شخص آیا اُس نے بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت کوشادی کا پیغام بھو ایا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا کہ کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟
اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اُسے دیکھ لوکیو نکہ انصار کی آنکھوں میں پچھ
چیز ہوتی ہے ''۔ (میح مسلم تاب النکان)

پس لڑی کو دیکھنا، لڑی والوں کے گھر جاکر دیکھنااس میں کوئی حرج نہیں۔
لیکن بعض لڑکے والے اپنے تکبر کی وجہ سے لڑیوں کے گھر وں میں اپنے بیٹوں
کے ساتھ جاتے ہیں کہ رشتہ دیکھنے آئے ہیں کیونکہ رشتہ ناطہ نے یہ تجویز کیا ہے
اور پھر جیسا کہ ممیں نے کہا یہ تکبر کی وجہ اس لئے کہ وہاں جاکر ان کی با تیں عجیب و
غریب قشم کی ہور ہی ہوتی ہیں ، باوجو داس کے کہ پہلے تصویر بھی دیکھ پکے ہوتے
ہیں ، کوا نف کا تبادلہ بھی ہوچکا ہو تا ہے لیکن پھر بھی لؤکاتے ہیں اور دنیاوی لحاظ سے
اگر اس عرصہ میں کوئی بہتر رشتہ ان کو مل جائے تو پہلے رشتہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ
غلط طریقہ ہے۔

احدی لڑکیوں کی اکثریت اپنے ماں باپ کا احترام کرتی ہے اور ان کے تجویز کردہ رشتوں کو قبول بھی کر لیتی ہے لیکن بعض جگہ لڑکے والے آتے ہیں حیسا کہ میں نے کہادیکھتے ہیں اور پھر خاموشی ہوجاتی ہے۔جب تصویر بھی دیکھ لی۔

کوا نف بھی دیچہ لیئے۔سب پچھ پتالگ گیا۔ قد کا ٹھ کتناہے؟ تو پھر بلاوجہ لٹکا کریا بعض باتیں کرکے لڑکی کو جذباتی تکلیف بھی نہیں دینی چاہیئے۔

شادی کی غرض جو ہمیں دین بتاتاہے اگر اُس پر عمل کیا جائے تو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف نہ پہنچے اور نہ ہی لڑکے والوں کی طرف سے تکبر یا جذبات سے کھیلئے کے واقعات ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیه الصلوة والسلام شادی کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پر ہیز گار رہنے کی غرض سے کاح کرو"۔ (نکاح کی غرض کیا ہے؟ پر ہیز گار رہنا) اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو"۔ (اور پھر جب شادی ہوجائے تو صالح اولاد کے لئے دُعا کرو) جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرما تا ہے۔ مُٹے ہے ہے ہے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تاتم مُسافِح نُن ۔۔۔ (الناء: 25) یعنی چا ہیئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تاتم تقویٰ اور پر ہیز گاری کے قلعہ میں داخل ہوجاؤ۔۔۔۔ اور محصنین کے لفظ میں یہ بھی پایاجاتا ہے کہ جو شادی نہیں کر تاوہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں گرتا ہے بلکہ شادی کے تین فائدے ہیں "(اور اسی غرض کے لیئے کرنی چا ہیئے۔۔۔وہ کیا شادی کے تین فائدے ہیں "(اور اسی غرض کے لیئے کرنی چا ہیئے۔۔۔وہ کیا ہیں)" ایک عفت اور پر ہیز گاری۔ دوسری حفظ صحت " (صحت کی حفاظت) ہیں)" ایک عفت اور پر ہیز گاری۔ دوسری حفظ صحت " (صحت کی حفاظت)

پس اگریہ باتیں پیش نظر رہیں تورشتے طے کرتے وقت مسائل نہ ہوں اور د نیاداری دیکھنے کی بجائے انسان پہلے دین دیکھے۔ پھر ان باتوں کو مہ نظر رکھتے ہوئے شادی کرے۔ بعض گھر وں میں اس لیے فساد اور لڑائی جھڑا اہو تا ہے کہ لڑکی بیاہ کر جب رخصت ہوتی ہے تو خاو ند کے پاس علیحدہ گھر نہیں ہو تا اور وہ اپنے مال باپ کے ساتھ رہ رہا ہو تا ہے۔ اس میں بعض حالات میں تو مجبوری ہوتی ہے کہ لڑکے کی اتنی آ مدنی نہیں ہے کہ وہ علیحدہ گھر لے سکے یالڑکا ابھی پڑھ رہا ہے تو مجبوری ہوتی سے باور لڑکی کو بھی پتا ہونا چاہیے کہ لڑکے کی آ مدیا مجبوری کی وجہ ہے تو ایسے حالات میں پچھ عرصہ وہ سسر ال میں گزارہ کرے لیکن بعض دفعہ لڑکی اور اس کے والدین جلد بازی کی وجہ سے رشتے ہی ترواد سے بیں۔ شادی جمہوری کھو کہ اور اس کے والدین جلد بازی کی وجہ سے رشتے ہی ترواد سے بیں۔ شادی نہ کریں کیو نکہ کریں جانس بیں۔ لیکن بھی لڑکے والوں کے حالات ایسے نہیں ہیں۔ لیکن بھی لڑکے کی ماتھ رہتے ہیں حالا نکہ کے ساتھ رہتے ہیں اور بہانہ ہے کہ مال باپ بوڑھے ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ رہنا گھر لے سکتے ہیں اور بہانہ ہے کہ مال باپ بوڑھے ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ رہنا گھر لے سکتے ہیں اور بہانہ ہے کہ مال باپ بوڑھے ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ رہنا گھر کی تا اگست 2017ء

ضروری ہے جبکہ دوسر ہے بھائی بہن بھی والدین کے ساتھ ہوتے ہیں یا پھر اگر وہ نہ ہوں تو والدین کی عمومی صحت اور حالت الیی نہیں ہے کہ وہ علیحدہ نہ رہ سکتے ہوں۔ اس میں صرف لڑکے کے ماں باپ کی ضد ہوتی ہے۔ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ اللہ تعالی قر آن کریم میں فرما تاہے

لَيْسَ عَلَى الْاَعْلَى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاكَلُوْا مِنْ البَيُوتِكُمْ اَوْبَيُوْتِ الْبَالِيْكُمْ اَوْبُيُوْتِ اَمَّلَةٍ كُمْ - (الور: 62)

ترجمہ: "اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لولے لنگڑے پر حرج ہے اور نہ مریض پر اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤیا اپنی ماؤں کے گھروں سے "۔ یہ لبی آیت ہے لیکن اسنے حصہ کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسے الاول رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑے خوبصورت انداز میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

فرمایا کہ ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھر میں خصوصاساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کریں توابیانہ ہو۔ دیکھواس میں (پینی اس آیت میں) ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں۔ ماں کا گھر الگ۔اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔ (جب الگ الگ گھر ہوں کے تبھی تو کھانا کھانے کی اجازت ہے)۔ (ھائق الفر قان جلد 3 صفحہ 233)

لیس سوائے کسی مجبوری کے گھر الگ ہونے چاہئیں۔گھروں کی علیحدگی
سے جہاں ساس بہواور نند بھا بھی کے مسائل ختم ہوں گے وہاں لڑکے اور لڑکی کو
اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہوگا۔ یہاں یہ بھی کہناچاہتا ہوں کہ بعض لوگ اپنی
لڑکیوں کے رشتہ سے پہلے لڑک سے پوچھے ہیں کہ اس کا اپنا گھر ہے لیخی گھرکا
مالک ہے۔اُس کے پاس اُس گھرکی ملکیت ہے۔اگر نہیں تورشتہ نہیں کرتے۔یہ
طریق بھی بڑا غلط طریقہ کارہے۔ پس و نیاوی لالی کی بجائے لڑکی والوں کو لڑک
کادین دیکھناچاہئے۔گھر تو آہستہ آہستہ بن ہی جائے ہیں اگر گھر میں پیار محبت ہو۔
اسی طرح بعض جگہ سے بعض ملکوں سے جھے یہ بھی شکایت آتی ہے کہ
ہمارے جو بعض مربیان فارغ ہورہے ہیں ان سے لوگ اپنی بیٹیوں کارشتہ اس
ہمارے جو بعض مربیان فارغ ہورہے ہیں ان سے لوگ اپنی بیٹیوں کارشتہ اس
ہمارے جو بعض مربیان فارغ ہورہے ہیں ان سے لوگ اپنی بیٹیوں کارشتہ اس
ہمارے جو بعض مر دوں کو اللہ تعالی یہ تھیجت فرما تا ہے کہ عور توں کی
باتوں پر جلد بازی سے فیصلہ نہ کر لیاجائے اور ان سے غلط رویہ نہ اپنائیں۔ان کی
باتوں کا بُرانہ منائیں۔ اللہ تعالی نے یہ بیان فرماتے ہوئے کہ وَ عَاشِرُ وَ هُمَنَّ اللهُ فِیْمِ خَیْرًا
باتوں کا بُرانہ منائیں۔ اللہ تعالی نے یہ بیان فرماتے ہوئے کہ وَ عَاشِرُ وَ هُمَنَّ اللهُ فِیْمِ خَیْرًا
باتوں کا بُرانہ منائیں۔ اللہ تعالی نے یہ بیان فرماتے ہوئے کہ وَ عَاشِرُ وَ هُمَنَّ اللهُ فِیْمِ خَیْرًا

اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ فَاِنْ کَرِهْ تُسُهُوْهُ یَّ (اگرتم انہیں نالپند کرو)فَعَلیٰ آنْ تَکْرَهُوْ اشَیْاءً۔ تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو نالپند کرواور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

حضرت خلیفة المسے الاول اس کی وضاحت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں
" پس عزیز واقع دیکھواگر تم کو اپنی بیوی کی کوئی بات ناپند ہو تو تم اس
کے ساتھ پھر بھی عمدہ سلوک ہی کرو۔اللہ تعالی فرما تاہے کہ ہم اس میں عمد گی
اور خوبی ڈال دیں گے۔ ہوسکتاہے کہ ایک بات حقیقت میں عمدہ ہواور تم کوبُری معلوم ہوتی ہو۔ (خطبت نور صغیہ 255 خطبہ فرمودہ 1307 ستبر 1907)

پس جو خاوند بیو یوں کو چھوڑنے بیں جلد بازی کرتے ہیں یا حسن سلوک نہیں کرتے یا عور توں کی بعض باتوں کا بیس کرتے یا عور توں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے یا عور توں کی بعض باتوں کا برا مناکر اُن کے ساتھ غلط رویے رکھتے ہیں۔ یہ نصیحت ہے اُن کے لیے کہ عور توں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ بیو یوں کی جو تمہارے خیال میں بظاہر ناپیند بیدہ بات میں بھی ہو سکتا ہے کہ جملائی چھی ہوئی ہو اور غلط رویے اس بظاہر ناپیند بیدہ بات میں بھی ہو سکتا ہے کہ جملائی چھی ہوئی ہو اور غلط رویے کی وجہ سے اس بھلائی اور خیر سے تم محروم ہو جاؤ۔ پس عور توں سے حسن سلوک کی اللہ تعالی نے مختلف طریقوں سے ہدایت فرمائی ہے اور اس کو مر دوں کو اپنے مامنے رکھنا چا ہیے۔ پھر مر دوں کی دو سری شادی یا دو سری شادی کی خواہش کی وجہ سے بہت سے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ گھروں میں لؤائی جھڑ اپڑا ہوا ہے۔ مر دوں کو یا در کھنا چا ہیئے کہ اگر دو سری شادی کی اسلام میں اجازت ہے تو بعض مر دوں کو یا در کھنا چا ہیئے کہ اگر دو سری شادی کی اسلام میں اجازت ہے تو بعض شر انطا اور جائز ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہے۔ یہ نہیں کہ بچوں والے ہیں شر انطا اور جائز ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہے۔ یہ نہیں کہ بچوں والے ہیں بنتابتنا گھر ہے اور یہاں کے ماحول کے زیر اثر یا تھوڑی سی کشائش اللہ تعالی نے دے دی تو شوق پورا کرنے کے لئے شادی کرلے یا غلط طریقے سے دوستیاں کے ماحول کے زیر اثر یا تھوڑی سی کشائش اللہ تعالی نے دے دی تو شوق پورا کرنے کے لئے شادی کرلے یا غلط طریقے سے دوستیاں

حضرت مسیح موعود گنے اس بارے میں تفصیلی ہدایت فرمائی ہے اسے سامنے رکھنا چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ: "خداکے قانون کواس کے منشاء کے برخلاف ہر گزنہ بر تناچاہیۓ اور نہ اُس سے ایسا فائدہ اٹھاناچاہیے جس سے وہ صرف نفسانی جذبات کی ایک سیّر بن جاوے "۔ (اپنے نفسانی جذبات کو پورا کرنے کے لیے تم اللہ تعالیٰ کے اس قانون کو ڈھال بنالو۔ یہ نہیں ہوناچاہیے) "یاد رکھو کہ ایسا کرنا معصیت ہے خدا تعالیٰ باربار فرماتاہے کہ شہوت کا تم پر غلبہ نہ ہو بلکہ تمہاری غرض ہر ایک امر میں تقویٰ ہو"۔ فرمایا کہ" اگر شریعت کو سیّر بناکر شہوات کی منی تاکہ دوسری اتباع کے لیے بیویاں کی جاویں گی توسوائے اس کے اور کیا تیجہ ہوگا کہ دوسری مئی تااگست 2017ء

تویس اعتراض کریں کہ مسلمانوں کو بیویاں کرنے کے سوا اور کوئی کام بی نہیں "_(اپنی نفسانی اغراض کو، شہوات کو اگر ڈھال بناکے شادیاں کرتے ہو تو یہ جائز نہیں ہے۔بالکل غلطہ کہ تعلقات بناکے اپنی پر انی بیویوں کو چھوڑ دواور نئ عور توں سے تعلقات بناکے شادیاں کرو۔ یہ غلط طریقہ کارہے اور اس یہ فرمایا کہ لوگ اعتراض کریں تو ٹھیک کریں گے۔ کہ مسلمانوں کو سوائے شادیاں كرنے كے كوئى كام نہيں)۔ فرمايا" زناكانام ہى گناہ نہيں بلكہ شہوات كا كھلے طور پر دل میں پر جانا گناہ ہے۔ دنیاوی ممتع کا حصہ انسانی زندگی میں بہت ہی مم ہونا چاہیے"۔ (بیہ جو دنیاوی فائدہ ہے اس کا حصد انسانی زندگی میں کم ہو)" تاکہ فَلْيَضْحَكُواْ قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا - (التوبه: 82) لِعِن بنسو تھوڑااور روؤببت كا مصداق بنو۔ لیکن جس مخص کی دنیاوی تمتع کثرت سے ہیں" (جن کی دنیاوی خواہشات اور فائدے بہت زیادہ ہیں)" اور وہ رات دن بیویوں میں مصروف ہے اُس کورِقت اورروناکب نصیب ہوگا"۔ (اوریبی حال دوسری لغویات کاہے جن میں انسان مصروف ہو جاتا ہے۔) فرمایا" اکثر لوگوں کا بیہ حال ہے کہ وہ ایک خیال کی تائید اور اتباع میں تمام سامان کرتے ہیں اور اس طرح سے خد اتعالی کے اصل منشاء سے دُور جاپڑتے ہیں۔ خداتعالی نے اگر چپہ بعض اشیاء جائز تو کر دی ہیں گر اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ عمر ہی اُس میں بسر کی جاوے۔ خداتعالیٰ تو ا پن بندول كى صفت ميل فرما تا ج- يَبِيئتً وْنِ لِرَبِّهِ مْ سُجَّدًا وَّقِيامًا-(الفرقان:65) كه وه اینے رب کے لیے تمام تمام رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔ اب دیکھو رات دن بیویوں میں غرق رہنے والا خدا تعالی کے منشاء کے موافق رات کیسے عبادت میں کاف سکتاہے؟ وہ بویال کیا کر تاہے گویا خداکے لیے شریک پیدا کر تاہے۔ آ محضرت مَا اللَّهُ عَمَا كَيْ تَعْمِي اور باوجودان كے آپ ساری ساری رات خداکی عبادت میں گزارتے تھے"۔ پھر آپ نے فرمایا کہ "ننوب یادر کھو کہ خداتعالی کا اصل منشاءیہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقویٰ کی محمیل کے لیے اگر ضرورت حقہ پیش آوے تو اور بیوی کرلو''۔ دوسری شادی کرنا بھی تقویٰ کی وجہ ہے ہے۔ پس پیشادی جائز ہے اور پیہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے ان سب کوجو دوسری شادیاں کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ شادی تفویٰ کی بنیاد پرہے یا نفسانی جذبات کی وجہسے۔

پھر آپ نے فرمایا '' پس جاننا چاہیئے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ بیویال کر تاہے وہ مغز اسلام سے دور رہتا ہے ہر ایک دن جو چڑھتا ہے اور رات جو آتی ہے اگروہ تلخی سے زندگی بسر نہیں کر تا اور رو تا کم یا بالکل ہی نہیں رو تا اور ہنتازیادہ ہے تو یا درہے کہ ہلاکت کا نشانہ ہے''۔

(ملفوظات جلد7 صفحه 65 تا 67 - ايديشن 1985 مطبوعه الكلستان)

پھر آپ نے عور توں کو بھی نصیحت فرمائی کہ اگر مر د جائز ضرورت سے شادی کرناچاہے تو پھر شور نہیں مچاناچاہئے۔ لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ تمہیں حق ہے کہ دعاکرو کہ اللہ تعالی یہ مشکل تمہارے پر نہ لائے۔ جیسا کہ مر دوں کو بھی فرمایا ہے کہ شادی صرف شوق پوراکرنے کے لیے نہیں ہونی چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں" ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عور تیں بھی مبتلاہیں۔وہ تعدّ د نکاح کے مسُلے کو نہایت بُری نظر سے دیکھتی ہیں گویااس پر ا بمان نہیں رکھتیں۔ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قشم کا علاج اینے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدّد نکاح کامسکہ نہ ہو تا توالی صور تیں جو مر دول کے لیے نکاح ٹانی کے لیے پیش آجاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاا گرعورت دیوانہ ہو جائے یامجذوم ہو جائے یا بمیشہ کے لیے کسی الی باری میں گر فار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی الی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہو جاوے اور مر د بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کرسکے توالی صورت میں مر د کے قویٰ پر بیہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے۔ در حقیقت خدا کی شریعت نے اِنہیں امور پر نظر کرکے مر دول کے لیے راہ کھلی رکھی ہے اور مجبور یوں کے وقت عور تول کے لیے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مر دیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کر الیں جو طلاق کے قائمقام ہے۔خداکی شریعت دوافروش کی دوکان کی مانندہے پس اگر دوکان الیمی نہیں ہے جس میں ہر ایک بیاری کی دوامل سکتی ہے تووہ دو کان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کے لیے الی پیش آ جاتی ہیں جن سے وہ تکاح ثانی کے لیے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کُل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکھو انجیل میں طلاق کے مسّلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دو سرے صد ہاطرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پيدا كردية بين ان كا پچھ ذكرنه تھا"۔

عور تول کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''اے عور تو! فکر نہ کروجو تہہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی مختاج نہیں اور اس کتاب میں جیسے مردول کے حقوق محفوظ ہیں عور تول کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔اگر عورت مرد کے تعد دازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کر اسکتی ہے۔ خداکا میہ فرض تھا کہ مختلف صور تیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی۔ سوتم اے عور تو! اپنے خاوندول کے ان ارادول کے وقت کہ وہ دوسر ا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دُعاکرو کہ خدا تہمیں مصیبت اور اہتلاء سے محفوظ رکھے ''۔ (یہ دُعاکر نے کی بلکہ تم دُعاکرو کہ خدا تہمیں مصیبت اور اہتلاء سے محفوظ رکھے ''۔ (یہ دُعاکر نے کی

اجازت ہے کہ اگر مرد نکاح کرنا چاہتے ہیں تو اس مصیبت اور اہتلاء سے تہہیں محفوظ رکھے تا کہ وہ شادی کریں ہی ند۔) فرمایا '' بے شک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مُواخذہ ہے جو دوجورو کیں کرکے انصاف نہیں کرتا گرتم خود خدا کی نافرمانی کرکے مُوردِ قہر الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھاجائے گا۔ اگرتم خدا تعالی کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاو ند بھی نیک کیا جاوے گا۔ اگر چہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد از دواج کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لیے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لیے قابل پر داشت نہیں تو بندریعہ وُعاقفاو قدر کے قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقوی اختیار کرو۔ دنیاسے اور اس کی ذیئت بندریعہ وُعاقفون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقوی اختیار کرو۔ دنیاسے اور اس کی ذیئت سے بہت دل مت لگاؤ'۔ (کشی نوح، روعانی ٹوائن جلد 19 صفح 18 اور قضاو قدر کا قانون کیا ہے؟ یہ کہ دُعاکر واللہ تعالی اس مرد کے دل سے دو سری شادی کا خیال تا فراسے نکلی ہوئی ہو تو ہو سکتا ہے تمہاری وہ دُعا قبول ہو جائے اور تم مشکل اور دل سے نکلی ہوئی ہو تو ہو سکتا ہے تمہاری وہ دُعا قبول ہو جائے اور تم مشکل اور مصیبت میں نہ پڑواور شادی کا موقع ہی پیدانہ ہو۔

اللہ تعالی جاعت کے افراد کو مردوں کو، عور توں کو عقل اور توفیق دے کہ وہ اپنے عائل مسائل اللہ تعالی کی تعلیم کے مطابق حل کرنے والے ہوں اور دنیاوی خواہشات کے بجائے دین مقدم ہو۔اللہ تعالیٰ کاخوف اور تقویٰ ہمیشہ پیش نظر ہو۔ اس طرح نئے رشتوں کے مسائل بھی اللہ تعالیٰ دُور فرمائے۔ بہت سارے مسائل پیداہورہے ہیں۔اللہ تعالیٰ لڑکوں اور لڑکیوں کویہ توفیق دے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے کہ شادی بیاہ صرف د نیاوی اغراض کے لیے یا د نیاوی اغراض کو پوراکرنے کے لیے نہیں بلکہ دین کو مقدم کرتے ہوئے آئندہ نسلوں کو دین کی راہوں پر چلنے ولا بنانے کے لیے ہوں اور نیک نسلیں پیدا کرنے کے لیے ہوں اور اسلام کی خدمت کرنے والی ہوں اور اس طرح پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں۔

نمازوں کے بعد میں کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ دو جنازے حاضر ہیں اور دو غائب۔

پہلا جنازہ مکرم محمہ نواز مومن صاحب کا ہے جو واقفِ زندگی تھے ابن کرم خدا بخش مومن صاحب۔ یہ 15 فروری 2017 کو 85 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود گئے صحابی حضرت مومن جی صاحب کے داماد تھے۔ آپ کے والد نے تقریبا 1922ء میں قادیان جاکر حضرت مصلح موعود گئے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کے والد کے بیچ

دوسراجنازہ یہال کے کرم سیدرفیق احمد سفیر صاحب کا ہے جو صدر جماعت سربٹن (Surbiton) سے 28۔ فروری 2017ء کو 61 سال کی عربی میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کے والد ڈاکٹر سفیر الدین صاحب کمائی غانا میں احمد یہ سینڈری سکول کے پہلے پر نہل سے۔ سیدرفیق سفیر صاحب کی پیدائش لندن میں ہوئی اور بچپن سے بی جماعتی کاموں میں سرگرم رہے۔ اطفال اور خدام الاحمد یہ کے قائد اور انصاراللہ کی مجلس میں مرکزی طور پر قائد صحت جسمانی کے علاوہ قاعد عمومی کی حقیبت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل سربٹن جماعت کے صدر کشیبت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل سربٹن جماعت کے صدر مثیبت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل سربٹن جماعت کے صدر مثیبت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات سے قبل سربٹن جماعت کے صدر مثیبت نہر گزار، دُعا گو، ملنسار، دھیمی طبیعت کے مالک بہت نیک اور مخلص انسان شے۔ مرحوم موصی شے۔ پسماند گان میں والدہ ساس کے علاوہ اہلیہ موسی شے۔ پسماند گان میں والدہ ساس کے علاوہ اہلیہ دویٹیاں اور دو بیٹے یاد گار مچھوڑ ہے ہیں۔

آپ کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ انتہائی نرم اور دھیمے مزاج کے انسان سے۔
پول کو بہت پیار اور لگن سے نمازوں کی طرف توجہ دلاتے اور نماز باجماعت
پڑھاتے۔شادی سے لے کر آخری وقت تک جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔
لوگوں کے مسائل حل کرنااور مالی امداد کرنا بھی ان کی عادت میں شامل تھا۔ بہت
نیک، سادہ طبع اور بااخلاق انسان سے۔ان کے طلقے کے قائمقام صدر جماعت
لکھتے ہیں کہ آپ کی ایک اچھی عادت یہ تھی کہ ہر خطبہ جمعہ کے بارے میں عشاء
مئی تااگست 2017ء

کی نماز کے بعد بچوں سے سوال پوچھتے اور صحیح جواب پر انعام بھی دیتے۔اس سے بچوں میں خطبہ سننے کا شوق پید اہو تا تھا۔ جماعتی کاموں کی بہت فکر رہتی تھی۔ بیہ دوجنازے حاضر ہیں جو میں نے ابھی اعلان کئے۔

دوجنازے غائب ہیں ان میں سے ایک جنازہ ڈاکٹر مر زالیکن احمد صاحب کا ہے جو محترم صاحبزادہ مر زاحفیظ احمد صاحب کے بیٹے حضرت مصلح موعودر ضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہے۔ 28 فروری 2017ء کو دوپہر کے وقت حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں 68 سال کی عمر میں وفات پاگے۔ اناللہ واناالیہ راجعوں۔ آپ کی والدہ انجی زندہ ہیں، حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی یہ صدمہ ہر داشت کرنے کی تو نین عطافر مائے۔ انہوں نے ایف ایس سی تک ربوہ میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد ملتان سے میڈ یکل کالی سے ایم ۔ بی۔ بی۔ ایس کیا۔ ربوہ میں ہی اپنی پر کیٹس کرتے تھے۔ غریبوں کا ہزا خیال رکھتے تھے۔ بلکہ ہفتہ ایس کیا۔ ربوہ میں ہی اپنی پر کیٹس کرتے تھے۔ غریبوں کا ہزا خیال رکھتے تھے۔ بلکہ ہفتہ میں ایک دن انہوں نے غرباء کے لیے مفت علاج کا اور خیال رکھتے کا وقف کیا ہوا میں ایک دن انہوں نے غرباء کے لیے مفت علاج کا اور خیال رکھنے کا وقف کیا ہوا میں شادی سیّرہ فائزہ صاحب سے ہوئی جن سے ان کے دو بیٹے ہیں دوسری شادی ہیں شادی سیّرہ فائزہ صاحب سے ہوئی جن سے ان کے دو بیٹے ہیں دوسری شادی سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسراجنازہ غائب جو ہے وہ مکرم این اللہ خان صاحب سالک سابق مشنری یو ایس اے کا ہے جو 28 فروری 2017ء بروز منگل رات کو امریکہ میں وفات پاگئے۔اناللہ وانالیہ راجعون۔مرحوم کو امریکہ ، لائبیر یا اور انگلینڈ میں بطور مشنری خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔1936ء میں عبد المجید خان صاحب آف ویرووال کے ہاں ان کی ولادت ہوئی اور بچپن سے ہی جماعت کی خدمت کے لیے ان کے والدین نے ان کو وقف کر دیا تھا۔ حضرت خلیفة المسے الثانی کی تحریک پر انہوں نے اپنے بیٹے کووقف کیا۔مرحوم کی والدہ بہت خوش تھیں بیان کرتی تھیں کہ ان کے میاں عبد المجید خان صاحب نے حضرت خلیفة المسے الثانی تحریک پر انہوں نے اپنے بیٹے کووقف کیا۔ورقادیان سے واپس آکر بتایا کہ میں نے تمہارا کی تحریک پر اپنے بیٹے کووقف کیا اور قادیان سے واپس آکر بتایا کہ میں نے تمہارا کی وقف کر دیا ہے تا کہ شکوہ نہ ہو کہ پہلی بیوی کا بیٹا (ڈاکٹر نصیر خان صاحب) کو وقف کیا تھا اور میر انہیں کیا۔ پھرچو تھی جماعت میں ڈل کر کے جامعہ احمد یہ میں خود کووقف کرنے کی درخواست کی۔ 1949ء میں مڈل کرکے جامعہ احمد یہ میں واخلہ لیا۔ 1955ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1959ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1957ء میں ایف۔اب

الله is forceful توحضور رحمه الله نے جواب میں فرمایا کہ forceful سند الله خان صاحب کی تقرری without choosing any force الله خان صاحب کی تقرری انگلینڈ میں بھی ہوئی۔ جہال 1970ء تک کام کیا اور پھر بوجہ صحت کی خرابی کے ان کی ریٹائر منٹ ہوگئی۔ ان کی شادی بشر کی شاہ صاحب بنت اقبال شاہ صاحب سے ہوئی جوڈاکٹر ولایت شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیر وبی کی بوتی تھیں۔ یہ مکر مہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بڑے بھائی شے۔ ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے اللہ تعالی مرحوم کوغریق رحمت کرے۔ ان سب سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات باند کرے نمازوں کے بعد جیسا کہ میں نے کہا ان کی نماز جنازہ ہوگی۔ درجات باند کرے نمازوں کے بعد جیسا کہ میں نے کہا ان کی نماز جنازہ ہوگی۔

کیا۔ آپ کا تقر ر 1958ء کا ہے۔ پھر 29 فروری 1960ء سے اپریل 1960ء کا امریکہ میں بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔ 1966ء کے بعد پھھ عرصہ عارضی طور پر دفتر امانت میں کام کیا۔ 1969ء تا 71 تک لائیبریامیں خدمت کی توفیق پائی۔ جب آپ 23 سال کے سے تو امریکہ میں ان کی پہلی تقر ری توفیق پائی۔ جب آپ 23 سال کے سے اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ کے مواقع ان کو میسر آئے۔ لائیبریامیں خدمات کے دوران وہاں کے صدر بب مین (Tubman) آپ کو ماہانہ میٹنگ پر مدعو کرتے سے اور ان سے دُعاکر وایا کر رہے میں اللہ خان صاحب کے بارے میں صدر مب اللہ تعالی نے جب لا بمیریاکا دورہ کیاتو صدر بیٹ مین نے حضور رحمۃ اللہ علیہ کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا اور امین اللہ خان صاحب کے بارے میں صدر مب مین نے کہا کہ He is very

1
ىط

طاہرہ محبوب----ایئر ڈری، کیلگری

مجھے توڈھانپ لے رحمت میں اپنی اے میرے مولی	محمد کے خدا س لے تیری درگاہ میں آئی ہوں
شکر تیرا کروں ہر دم سکھا دے اے میرے مولا	تیری جو نعمتیں عاجز پہ ہیں وہ گن نہیں سکتی
نہیں طاقت بیاں کرنے کی صفتیں اے میرے مولا	تیری بخشش تیری رحمت تیری ستاری غفاری
مسیح سچا ہے یہ ان کو بتا دے اے میرے مولا	بخش دے ان کو آئکھیں جو ہمیں کافر سمجھتے ہیں
یمی مذہب ہے سیا جان لیں سب اے میرے مولا	مٹا جاتا ہے نام اسلام کا دنیا میں اب ہر دم
کرشمہ تو دکھا دے کوئی بھی اب اے میرے مولا	کھیلادے امن کردے دور نفرت کے جو سائے ہیں
تیری جانب ہی اُسٹی ہیں نگاہیں اے میرے مولا	بیاروں کو شفاء دے دے اسیروں کو رہا کر دے
نہ پہنچیں رنج کوئی نہ مصیبت اے میرے مولا	میرے مخلص میرے سب دوست تیری ہی پناہ میں ہوں
ہر اک چہرے یہ مسکان تو سجا دے اے میرے مولا	میرے پیارے وطن کے لو گوں کی آئکھوں میں پانی ہے
سبھی کی آس پوری اب تو کردے اے میرے مولا	تو والی ہے سبھوں کا آس تو امید ہماری تو

عائلی زندگی اوراسلامی تعلیم

فتيح مجير ---- پيس ديلج ايس

الله تعالى قرآن مجيد من فرماتا ٢٠ وَمِنُ النَّهِ النِّ تَسَكُنُوَا وَمِنُ النِّتِهِ اَنْ خَلَقَكُمُ مِّنُ اَذُ فُ سِد كُمُ اَزُوَا جَ الِّتَسُكُنُوَا النَّهُ اَوْجَعَلَ بَيْنَكُمُ مَّ وَدَّةً وَّرَحْمَةً ط(الرم:22)

یعنی اللہ تعالی کی نثانیوں میں سے ایک اہم نشانی ہے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہاری بینائیں تاکہ تم ان سے سکون اور راحت حاصل کرو۔
اسلام دین فطرت ہے وہ انسانی تقاضوں کے تحت عائلی زندگی کا آغاز نکاح
کے مقدس تعلق سے کر تاہے اور اس کا مقصد سکون وراحت، پیار اور محبت ہے نہ کہ لڑائی جھٹڑا۔ اس بات کو اگر نئے بننے والے جوڑے سمجھ لیس توخو بصورت زندگی کا آغاز ہوگا اور معاشر ہے میں قابل تقلید نمونہ ملے گا۔ پھر اسلام شادی کو اخلاق

ایک اور مقام پر الله تعالی فرما تا ہے۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمُ وَاَنْتُمُ لِبَاسٌ لَّهُنَّ لِبَاسٌ لَّهُنَّ لِيَاسٌ لَّهُنَّ لِيَاسٌ لَّهُنَّ لِيَاسٌ لَلْهُنَّ مَ ایک دوسرے کالباس ہو۔ (البقرہ: 188)

وعفت کی حفاظت اور پاک دامنی کی زندگی گزارنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

پی جس طرح لباس کاکام انسانی جسم کوڈھانپنااوراُس کی پردہ پوشی
کرنااور سردی وگرمی سے اُس کی حفاظت کرناہے۔اسی طرح میاں بیوی ایک
دوسرے کالباس ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے اخلاق اور عزت کی
حفاظت کریں۔ایک دوسرے کے عیب کی پردہ پوشی کریں۔ ایک دوسرے کی
کروریوں کوڈھانپیں اور حالات کی سردی اور گرمی میں ایک دوسرے کاساتھ
دیں۔پریشانیوں میں ایک دوسرے کے لئے موجب تسکین ہوں۔اس طرح
خداتعالیٰ کی رحمت کوحاصل کرنے والے ہوں گے۔

عائلی زندگی کے آغازہ پہلے نئی نسل کے افراد کوان ذمہ دار یوں سے آگاہ ہوناضر وری ہے جوشادی کے بعد ان پرعائد ہوتی ہیں۔ حسن معاشرت کے اصول وضوابط کو جانناضر وری ہے۔ اللہ تعالی نے انسانی فطرت میں محنت اور قربانی کا جذبہ ڈالا ہے۔ پھر عفوو در گزر زرم م، احسان، ہدر دی، ادب و حیا، عفوو در گزر انسان کے طبعی جذبات اور طبعی تقاضے ہیں۔ یہ اوصاف عورت میں نمایاں ہوتے ہیں جبکہ مر دجسمانی طاقت زیادہ رکھتا ہے اس لئے گھرکی مالی ذمہ داری اس پر ہے۔ وہ قر آئی

تعلیم کے مطابق قوام بعنی نگران ہے۔وہ گھر کاسربراہ ہے اس لئے اس میں تنظیمی اور فیصلے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ اور فیصلے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔لیکن وہ اخلاق اور وہ راہنمااصول اور وہ ارفع اور اعلیٰ روایات جن کا تصوراسلام کا پیش کر دہ ہے وہ دونوں کے لئے ہے۔

اچھا اخلاق انسانی وجود کی ایسی خوشہوہے جسے نہ صرف محسوس کیا جاسکتاہے بلکہ اس کا اثر دیریا ہوتاہے میاں ہوی ایک دوسرے سے اخلاق سے پیش آئیں گے، عزت سے مخاطب ہوں گے اچھی زبان میں گفتگو کریں گے تولڑ ائی جھٹڑے کے امکانات کم ہوجائیں گے اور اولادایک اچھانمونہ حاصل کرے گی۔ان سب باتوں سے زیادہ اہم وہ جھیارہے جس کو کبھی بھی ترک نہیں کرناچا ہے اور وہ دعاہے۔مال باپ ہوں یامیاں بیوی یا بیچ ہر ایک کوہر وقت کامیاب زندگی کے لئے دعاکر نی چاہیے۔نیک ساتھی اور نیک اولاد کے لئے اور ایسے خاندان کے لئے جو ہمیشہ تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا ہو۔ایک دوسرے کے لئے صلہ رحمی کرنے والے ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسے الر ایکی نے فرمایا

"حقیقی جنت گھر کی لتمیر میں ہے۔ حقیقی جنت رحمی رشتوں کو مفہوط کرنے میں ہے۔ اگر تم رحمی رشتوں کو مفہوط کرنے میں ہے۔ اگر تم رحمی رشتوں کو کاٹو گے تو خدا کے رحم سے بھی کاٹے جاؤگے اور جو رحمانیت سے کاٹا گیاوہ کہیں کا نہیں رہا۔ پھر خدا کی طرف سے تمہاری دعاؤں کے باوجو درحم کاسلوک نہیں کیا جائے گا۔ پھر فرمایا اپنے گھروں کو جنت نشان باقیں۔ اپنے تعلقات میں انگساراور محبت پیدا کریں۔ ہراس بات سے احر از کریں جس کے نتیج میں رشتے ٹو مجے ہیں اور نفر تیں پیدا ہوتی ہیں "۔

(خطاب لجنه برطانيه 26جولا كي 1990)

ہمیں رہبر اعظم حضرت محمد مکالٹیکم کی تقلید کرتے ہوئے ایک ایسے جنت نظیر معاشرے کی تقمیر کرنی چاہئے۔ ہم نظیر معاشرے کی تقمیر کرنی چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو دشش کرنی چاہیے۔ تاکہ میں سے ہر ایک کو اپناسب سے اچھانمونہ پیش کرنے کی کو شش کرنی چاہیے۔ تاکہ ہمارے گھر اور جمارے اردگر دے معاشرے میں حقیق سکون پیدا ہو اور معنوی راحت اور برکت والے گھر آباد ہوں۔ آمین۔

ازدواجی زندگی کے حوالے سے انمول نصائح

مر كلرازلجنه سيكثن لندن

کہہ دیں تو کتنی ہتک کاموجب ہو۔

4. ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا، کسی کی برائی تم نہ سوچناخواہ تم سے کوئی برائی تم نہ سوچناخواہ تم سے کوئی برائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلاہی چاہنااور عمل سے بھی۔ بدی کا بدلہ نہ کرنا، دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلاہی کرے گا"۔

(سيرت حفزت امال جان حصه دوم صفحه 168-167 ازيلي كونصارك)

نصائح حضرت سيّده نواب مباركه بيّم صاحبة

حفرت سیّدہ نواب مبار کہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا طریق تھا کہ شادی سے پہلے اپنی اور خاندان کی بچیوں کو نصائح فرماتی تھیں وہ ان نصائح کی یاد دہانی متواتر کرواتی رہتی تھیں تاکہ وہ کامیاب از دواجی زندگی بسر کر سکیں۔ یہ نصائح قر آن کریم واحادیث مبار کہ کی تعلیمات کے عین مطابق ہیں وہ درج ذبل ہیں:۔

- 1. بچیوں کو اوائل عمری سے ہی اپنے لیئے نیک واچھے ساتھی کے لیئے اللہ تعالی سے دعاکرنے کی مائیں نصیحت کریں۔
- 2. شادی کے بعد پہلے ہوی میاں کی لونڈی بنتی ہے تو پھر میاں ہوی کاغلام بناہے۔ (یعنی کتنی محکمت اور عقل کی بات ہے کہ بیوی پہلے میاں کی فرماں بر دار اور مطبع بے تومیاں کا دل جیتے گی پھر میاں بیوی سے محبت کرے گا)۔
- 3. میاں بوی کی پرائیویٹ باتیں بھی مجھی کسی سے نہ کرو۔ عور تیں اپنی سہیلیوں سے اور مر داپنے دوستوں سے الی باتیں کرتے اور اپنی شیخی بھارتے ہیں جونہایت بری اور نامناسب بات ہے۔
- میال جب باہر سے آئے تو تیار ہو۔ جب باہر جائے تب بھی تمہار اصلیہ در ست
 ہوتا کہ جب وہ تمہار الصور کرے تو خوشکن ہونہ کہ بال پھلائے ہوئے ایک
 بد بودار عورت کا۔
- غصے کے وقت میاں سے زبان مت چلاؤ بعد میں غصہ ٹھنڈ اہونے پر اس کی زیادتی پر آرام سے شر مندہ کرو۔
- 6. باہر سے آنے پر کبھی لڑائی نہ کرو،خواہ شمصی<mark>ں کتناہی غص</mark>ہ ہو،ہر لحاظ سے آرام پہنچا کر بیشک بھڑاس نکالو۔

حضرت امال جان كى زرى نصائح

حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت مرزاغلام احمد میں موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی زوجہ محرّمہ تھیں۔ آپ حضرت اماں جان کے نام سے بچپانی جاتی ہیں۔ اُن کے پیدائش نام کے لغوی معانی "ساری دنیا کی مددگار" بیں۔ جو کہ اُن نیک خاتون کی ذاتِ گرامی پر بھی اثر انداز ہوااور آپ کو نبی الزمال کی شریک حیات کے طور پر زندگی گزارنے کی توفیق ملی۔ حضرت اماں جان کی زندگی کا سب سے روشن پہلو اُن کی تقوی شعاری، عبادت گزاری، سخاوت، مہمان نوازی، ضرورت مندوں کی حاجت روائی، نفاست، ثابت قدمی اور ہر حال میں خداتعالی پر مکمل ایمان تھا۔

انہوں نے اپنے پچوں کی بہترین پرورش کی۔انہوں نے اس انداز میں محبت و اخلاص کاسب سے تعلق رکھا کہ ہر کوئی ہیہ محسوس کر تا کہ وہی اُن کے سب سے قریب ہیں۔

حضرت امال جان سیّدہ نصرت جہال بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالی عنہانے اپنی صاحبر ادی حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو شادی کے موقعہ پر درج ذیل نصائح فرمائیں:

- 1. اپنے شوہر سے پوشیدہ یاوہ کام جس کوان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو،ہرگز کبھی نہ کرنا،شوہر نہ دیکھے گا مگر خداد کھتاہے اور بات آخر ظاہر ہو کرعورت کی وقعت کو کھودیتی ہے۔
- 2. اگر کوئی کام اُن کی مرضی کے خلاف سرزدہوجائے توہر گزنجھی نہ چھپانا، صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور ہے و قری کا سامنا ہے۔
 سامنا ہے۔
- 3. کبھی ان کے غصہ کے وقت نہ بولنا، تم پریاکسی نو کر پریاکسی بیچ پر خفاہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ خق پر نہیں ہیں، جب بھی اس وقت نہ بولنا۔ غصہ تقم جانے پر آہتگی سے حق بات اوران کا غلطی پر ہوناان کو سمجھادینا۔ غصہ میں مر دسے بحث کرنے والی عورت کی عزت باتی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت مر دسے بحث کرنے والی عورت کی عزت باتی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت

- 7. میال بیوی کمرے میں ہوں تو مجھی کسی بات پر چیخ نہ ماروسننے والے پچھ کا پچھ اسوچیں گے۔ سوچیں گے۔
- میاں بیوی کے رشتے میں جھوٹی انا نہیں ہونی چاہیے۔اگر اپنی غلطی ہے تومیاں بیوی کومنالے اس میں کوئی بے عزتی نہیں۔
- 9. لڑکر مجھی گھرسے جانے کی دھمکی نہ دو،اگر مرد غصہ میں آکر کہہ دے کہ اچھاجاؤتو کتنی بے عزتی ہے اور میکے میں جاکر بیٹھناتواس وقت ہی ہے جب خدا نخواستہ واقعی نہ جاناہو۔ورنہ ایسی بات قدر کی بجائے بے عزتی کرواتی ہے۔
- 10. کوئی کام میاں سے حیب کرنہ کرنا۔جوبات چیپانے کوجی چاہے وہ ہر گزنہ کرنا۔اگر میاں کو پنہ چل جائے توساری عمرے لئے بے اعتباری ہوجائے گی اور بے عزتی الگ۔
- 11. میکے کی بات سسرال اور سسرال کی بات میکہ میں نہ کرنا۔ تمہارے دل سے تودہ بات مٹ جائے گی لیکن بڑوں کے دل میں گرہ پڑجائے گی۔

(ميرت وسواخ سيده نواب مباركه بيكم صاحب صفحه 255-253 از بيلي كوشادى كي نصارح)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ایک مکتوب اقتباس

" شوہر کی اطاعت اور خوشنو دی حاصل کرنا تمہارا فرض ہونا چاہیے سوائے ان امور کے جو خلاف ہوں۔ اس کی ان امور کے جو خلاف ہر بعت ہوں اور رضائے مولی کے خلاف ہوں۔ اس کی خوشیوں میں خوشی سے شریک ہو۔ اس کے تفکرات کے اوقات میں اس کی دل جو ئی کرو۔ اس کا مال ، اس کی اولاد یہ سب تمہار سے پاس امانت ہوں گی ان امانتوں کی حفاور سر خروہو سکو۔ اس کے عزیزوں کو اپناعزیز اور اس کے والدین کو اپنے والدین جاننا۔ ہر فتنہ انگیز بات سے بچنا اور شکایت ہمی نہ کرنا اور دُعادُں سے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ طلب کرتی رہنا"۔

(سيرت وسواخ سيده نواب مباركه بيكم صاحبه صفحه 256)

حضرت خليفة المسيح الخامس ايّده الله تعالى بنصره العزيزي نصائح

آج کل کے معاشرے میں میاں بیوی کو جو آپس کی باتیں ہیں وہ لوگ اپنے ماں باپ کو بتادیتے ہیں اور پھر اس سے بعض بد مزگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ماں باپ کو خود عادت ہوتی ہے کہ بچوں سے گرید گرید کر پوچھتے ہیں۔ پھر یہی جھگڑوں کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے آپ سکا لیٹی ہے نے فرمایا: میاں بیوی کی باتیں خواہ کسی قشم کی ہوں نہ اُن کا حق بنتا ہے کہ دوسروں کو بتائیں اور نہ جھگڑے میرے خیال میں خود بخو دختم ہو جائیں۔

(ارشاد حفرت خلیفة المسح ایده الله تعالی از مشعل راه جلد پنجم حصه سوم صفحه 437) بمیشه اس عهد کے ساتھ نی زندگیوں کا آغاز کرنا چاہیے کہ ہم نے ایک

دوسرے کے ساتھ کامل وفاداری اور پچ کے ساتھ تعلق نبھانے ہیں اور نہ صرف آپس میں لڑکے لڑکی نے یہ تعلق نبھانے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے والدین کا، رشتہ داروں کا، عزیزوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔ اگر انسان یہ سوچ، لڑکا لڑکی سوچیں، ان کے خاندان سوچیں تواللہ تعالی کے فضل سے بڑے پیار اور محبت کے رشتے قائم ہوتے ہیں اور دیریا ہوتے ہیں اور ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔

(ارشاد حضرت خلیفة المسح الخامس ایده الله تعالی از الفضل ائر نیشن 8 تا 14 مار 3013 ص4) نکاح شادی ایسے مواقع ہیں جن کے نتیجہ میں آئندہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں، اولادیں پیدا ہوتی ہیں اور خاند انوں کی نسلیں چلتی ہیں۔اسلئے الله تعالی نے تھم فرمایا

اولادی پیداہوی ہیں اور خاندانوں کی سیس پی ہیں۔اسٹے اللہ تعالی ہے ہم حرمایا ہے۔ اس موقع پر ہمیشہ تقویٰ سے کام لو۔ایک دوسرے کے رشتوں کاخیال رکھو، رشتے داروں کاخیال رکھو تاکہ یہ بنے قائم ہونے والے تنہارے رشتے ہمیشہ قائم رہیں۔ (ارشاد حضرت خلیفۃ المسح الخامس ایدہ اللہ تعالی از الفضل انٹر نیشن 8 تا 14 مارچ 2013 ص4)

میاں بیوی کو آپس کی رخبشوں کو پچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہیے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ مر دوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اپنی خواہشات کے پجاری نہ بنیں۔ اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچائیں اور دونوں میاں بیوی اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں

(خطاب حضرت خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالی جلسه سالانه یو کے 2015ء از الفضل انثر نیشنل 23 تا 29 اکتوبر 2015 ص 17)

رشتے سے پہلے جب بندہ دعا میں اللہ تعالیٰ سے تسکین اور محبت سے زندگی
گزارنے کی دعاکرے اور یہ دعاکرے کہ اگر اس میں میرے لیئے تسکین اور خیر ہے تو
یہ رشتہ ہو جائے اور شادی ہو جائے تو پھر شادی شدہ زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی
کامیاب گزرتی ہے لیکن یہ بھی یادر کھیں کہ شادی کے بعد بھی شیطان مختلف ذریعوں
سے حملے کر تار ہتا ہے۔ اس لئے یہ دعا بمیشہ کرتے رہنا چا ہیے۔ کہ شادی بمیشہ سکون
اور محبت اور پیار سے گزرے۔

(خطبہ جعہ 3مار 3017ء از الفضل اعر پیشل 24 تا 30 مار 3010 ص 6)
ہمیشہ ان رشتوں کی بنیاد سچائی پرر کھو۔ اگر سچائی بنیاد ہوگی تو ایکدو سرے پر
اعتاد ہو گا اور جب اعتاد قائم ہو گا تو پھر ان تعلقات میں خو بصورت اور بہتر کی پید اہو گی
اور نئی نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی ، سچائی پر قائم رہنے والی اور پیار و محبت والی
ہوں گی۔ (الفضل اعر بیشل 8 تا 14 مارچ 2013 خطباتِ نکاح ص 4)

وُه تمهار الباس بين اورتم أن كالباس مو

ناصره حفيظ----سرے ساؤتھ،وينكوور

عائلی زندگی کے حوالے سے مذہب اسلام اس بات کا علمبر دارہے کہ اس کی تعلیمات میں ازدوائی زندگی کو کامیاب اور خوشگوار بنانے کے سلسلے میں کامل رہنمائی موجو دہے۔ آج یہ خوبصورت دنیانفسانفسی اور لا قانونیت کاشکار ہو چکی ہے۔ معاشی، مکی، سیاسی اور خدا کی جستی سے انکار کے ساتھ ساتھ گھروں کے سکون اور عائلی زندگی کی خوشی کا فقد ان ایک عالمگیر مسئلہ کی صورت میں ڈھل چکا ہے۔ گر اسلامی تعلیمات آج بھی ہمارے لئے ہدایت کا موجب ہیں۔ ارشادر بانی ہے۔ کھ بڑا بائی انگر نے ایش اُلے کُنے وہ تمہار الباس ہیں اور تم ان کالباس ہو۔ (البترہ : 188)

لباس سے مرادیہ بھی ہے کہ خاوند کی وجہ سے لوگ عورت پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں ۔ پس وہ ایک دوسرے کا حفاظت کرتے ہیں۔ کرتے ہیں۔

شریعت کا نقاضا ہے کہ خاوند اور بیوی میں مدارت کابر تاؤ ہو تاکہ خانگی زندگی قابل رشک ہو۔ جس گھر کے اندر خاوند بیوی ایک دل اور جان ہوں تواولاد بھی پیار و محبت سے مزین ہوگی۔ اس صورت میں گھر جنت کا نظارہ پیش کرے گا۔

ازدوابی زندگی اوراس کی کامیابی کی حقیقی بنیاد تقویٰ ہے جس گھر میں تقویٰ کاخزانہ ہے وہ گھر رمتوں اور بر کتوں کی دولت سے مالامال ہے۔ یہی وہ گوہر آبدار ہے جس کی برکت سے ازدوابی زندگی شجر طیب بن جاتی ہے۔ اس کی جڑیں تقویٰ کی زمین میں پیوست ہوتی ہیں اور شاخیں آسان کی بلندی کوچھوتی ہیں اور اس طرح یہ رشتہ ایک سدا بہار در خت کی صورت میں ڈھل جاتا ہے۔

عائلی زندگی کوخوشگوار بنانے کے لئے الله تعالی مسلمان مردوں کو تاکید فرماتا ہے۔ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (الناء:20)

اے مسلمان مردو! اگرتم اپنے گھروں کو جنت کا گہوارہ بناناچاہتے ہو تواس اصول پر سختی سے کاربند ہو جاؤ کہ ہمیشہ بیویوں کے ساتھ نیک سلوک سے زندگی بسر کرو۔

حدیث نبوی ہے۔حضرت ابوہریرہ ہیان کرتے ہیں کہ آمخضرت نے فرمایا:"مومنوں میں ایمان کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عور توں سے بہترین سلوک

كرتاب " ـ (جامع ترمذي بحواله حديقة الصالحين)

شوہر کو تھم دیا گیاہے کہ اپنی بیوی کی غلطی اور زیاد تیوں پر ہی صرف نگاہ نہ رکھے بلکہ اُس کی اچھائیوں پر بھی نظر رکھے، اُس کی خوبیوں کی وجہ سے اُس کی خامیوں کو در گزر کرے۔حضرت ابوہریرہ ٹیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ؓنے فرمایا

''مومن کواپی مومنه بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھناچا ہیے۔اگراس کی ایک بات اسے ناپندہے تو دوسری بات پندیدہ ہوسکتی ہے''۔ (صحح مسلم)

شوہر اور بیوی کے تعلقات انتہائی نازک ہوتے ہیں۔ بعض او قات خاوند ناخوش ہو کر غصہ د کھاتا ہے اور بعض دفعہ عورت سے پاہو جاتی ہے۔ کسی بھی اختلاف اور ناچاتی کی صورت میں مخل اور بر دباری سے کام لیناچا ہیے۔

شوہر کوچاہیے کی بیوی کی خدمات کو سراہے اوراس کے کاموں کی تعریف کرے۔نہ کہ ہر معالم میں خود کو بیوی سے بہتر سمجھ۔

حضرت مسيح موعودٌ فرماتے ہيں:

"جو شخض اپنی اہلیہ کے ساتھ معاشرت نہیں کر تاوہ میری جماعت ہیں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مر دجو اپنی بیوی سے یابیوی خاوندسے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے "۔ (کشی نوح، روحانی خزائن جلد 10)

شوہر کی اطاعت کرنابیوی کا فرض ہے۔ اگر شوہر بیوی کو کسی غیر شرعی بات
کا تھم دے توبیوی اس کوماننے کی پابند نہیں۔ شوہر اطاعت کے نام پر ظلم نہیں
کر سکتا کیونکہ اسلام میں ظلم کرناجائز نہیں۔ شوہر کی تکریم کے متعلق حضرت
محمر مناظیم کا فرمان ہے: '' اگر میں کسی کو تھم دے سکتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے
توعورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ''۔ (جامع ترذی)

گھروں کو جنت نظیر بنانے کی مکمل ذمہ داری مر داور عورت دونوں پر ڈالی گئ ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر دلوں میں میل پیدا کرنا، معمولی معمولی باتوں کو طول دے کر گھر کی فضا کو ناخو شگوار بنانا بہت بڑی جہالت ہے۔ شادی تو وہ مقدس بند ھن ہے جس کو باہمی سکون اور رحمت و محبت کے لئے قائم کیا جا تاہے۔ یہ ارشادر بانی ہر مر د وعورت کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (سوره الروم:30)

یعنی باہمی محبت اور رحمت ہی ازدوا بھی زندگی کا حقیقی مقصداور محسن ہے۔ حضرت مسیح موعود گاار شاد قابل ذکرہے آپ نے فرمایا ''میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک اور برکتوں سے بھر اہواہے جس میں مر داور عورت میں محبت و اخلاص وموافقت ہو''۔(کمتوبات احمد جلد دوم صفحہ 59)

حضرت مر زابشیر الدین محموداحمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مر دوعورت کوایک دوسرے کالباس قرار دیتے ہوئے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی۔

"مر دوں اور عور توں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے لباس کاکام دیں۔ یعنی آپس کے عیب چھپائیں، ایک دوسرے کے لئے زینت کاموجب بنیں۔ جس طرح لباس ہر موسم میں جسم کی حفاظت کر تاہے اسی طرح مر داور عورت خوشی اور غنی میں ایک دوسرے کے کام آئیں۔ پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی دلجوئی کریں اور سکون کاباعث بنیں اور لباس کی طرح ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہیے"۔ کریں اور سکون کاباعث بنیں اور لباس کی طرح ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہیے"۔ (تفیر کبیر جلد دوم صفحہ 111)

اسلام نے اگر ایک طرف ایک خاند ان کو حسن معاشرت کا پابند کیا ہے توایک مومنہ بیوی کے اوصاف کا بھی ذکر کیا ہے

ٱنحضرت مَالْفَيْمُ نِهِ ايك موقع پر فرمايا۔

'' خاوند کے گھر کی عمد گی سے دیکھ بھال کرنے والی اوراُسے اچھی طرح سنجالنے والی عورت کو وہی ثواب ملے گاجواس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتاہے''۔

(عدیقۃ الصالحین صفحہ 404)

حسن معاشرت کے بارہ میں ہمارے آقادوجہاں نے و نیاکے سامنے جو ایمان افروز نمونے رقم کئے وہ رہتی دنیاتک تمام مر دوں کے لئے نقیحت آموزاسوہ حسنہ ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ''آپ گھر میں ہنتے کھیلتے ،اہل وعیال کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ازواج مطہر ات سے مزاح کرتے۔ان کی دلداری کرتے۔گھر کے کاموں میں مدد کرتے۔اگر کوئی ہیوی آٹا گوندھ رہی ہوتی تو پانی لادیتے۔ کھانا تیار ہو رہاہو تاتو چو لہے میں کئزیاں ڈال دیتے۔ گویابلا ٹکلف گھر کے کام کرتے۔" (صحیح بخاری کاب النکاح)

خوشگوارعائلی زندگی کا ایک نیک پہلو بچوں کی تربیت ہے اور بید دونوں کی مشتر کہ ذمہ داری اور بچوں کی عمدہ تربیت ہی سے گھر جنت نظیر بنتے ہیں اور میاں اور بیوی کو آگھوں کی حقیقی ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

حضرت مسيح موعودٌ فرماتے ہيں۔

''نو دنیک بنواور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہوجاؤ۔ اس کو متقی اور پر ہیز گار بنانے کے لئے سعی اور کو شش کرو۔ جس قدر کو شش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہواسی قدر کو شش اس امر میں کرو۔'' (ملفوظات جلد 8 صفحہ 109) حضرت مسیح موعودٌ اور حضرت امال جان کے در میان جو مثالی تعلق تھاوہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت ڈاکٹر میر مجمہ اساعیل فرماتے ہیں۔''میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی

روز حضرت امال جان فی حضورًا کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "میں ہمیشہ دعاکرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے آپ سے پہلے اٹھائے"۔ یہ مُن کر حضرت مسیح موعودً نے فرمایا۔" اور میں ہمیشہ دعاکر تاہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہواور میں تمہیں سلامت چھوڑ جاؤں۔" (سیرت حضرت امال جان، مجلس خدام الاحمدیہ صفحہ 3)

حضرت مسيحموعودٌ كوحضرت امال جان "سے ناراض ديكھااور نه سنابلكه بميشه وہ حالت ديكھى

حضرت مسيح موعودٌ اور حضرت امال جان كى آپس كى محبت كابيه عالم تھا كه ايك

جوایک آئیڈیل جوڑے کی ہونی چاہئے۔" (سیرت حفزت نفرت جہاں صفحہ 231)

میاں بیوی کے اکثر جھکڑے ایک دوسرے کی خامیاں اور کمزوریاں چُن چُن کر تلاش کرنے سے ہوتے ہیں۔

حضرت خليفة المسيح الخامس ايّده الله تعالى بنصره العزيز خطبه جمعه 2جولا كى 2004ء ميں فرماتے ہیں۔

"آپس میں صلح وصفائی کی فضا پیدا کرنی چاہیے۔میاں ہوی دونوں کو نصیحت ہے کہ اگر دونوں ہی اپنے جذبات کو کنٹر ول میں رکھیں۔۔۔ ذراذراس بات پر بعض او قات معاملات اس قدر تکلیف دہ ہو جاتے ہیں کہ انسان سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی اس دنیا میں موجو دہیں جو کہنے کو توانسان ہیں گر جانوروں سے بھی بدتر ہیں "۔ لوگ بھی اس دنیا میں موجو دہیں جو کہنے کو توانسان ہیں گر جانوروں سے بھی بدتر ہیں "۔ (خطبات مرور جلد دوم صفح 450)

پیارے حضور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی بیہ نصیحت ہمیشہ یادر کھنی چاہیئے کہ '' ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کریں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 8جولائی 2013ء)

کامیاب عاکل زندگی کا ایک سنہری گریہ ہے کہ میاں بیوی کو بمیشہ باہم ایک دوسرے پر پورااعقاد ہونا چا ہیئے۔ عیب چینی کا طریق اختیار نہیں کرناچا ہیئے۔ بغیر اجازت ایک دوسرے کے خطوط پڑھنا، فون پر نظر رکھنا، جیبوں کی تلاشی لینا جیسی باتیں بد ظنی کا باعث بنتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسے الاول فرماتے ہیں کہ ''میں نے جب سے شادیاں کی ہیں آج تک اپنی کسی بیوی کا کوئی صندوق مجھی ایک مرتبہ بھی کھول کر نہیں دیکھا''۔ ہیں آج تک اپنی کسی بیوی کا کوئی صندوق مجھی ایک مرتبہ بھی کھول کر نہیں دیکھا''۔

حضورانورایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیزنے ایک موقع پر فرمایا '' اللہ تعالی میرے الفاظ میں اثر پیدا کر دے کہ اُبڑتے ہوئے گھر جنت کا گہوارہ بن جائیں''۔ (خطبات مسرور جلد چہارم)

پس ضرورت اس امرکی ہے کہ آج کے اس ظلمت وگر ابی اور اندھیروں کے دور میں ہراحمدی اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائے اورامن وآتی کے نورسے بھر دے اوراپنے نمونے سے اس دنیا کو بتادے کہ اسلامی تعلیمات کو اپنانے کے سواد نیاوآخرت کو سنوارنے کی اور کوئی ضانت اور کنجی نہیں۔ کیابی مبارک ہے وہ گھر انہ جس میں صدقِ دل سے محبت و پیارکی زبان بولی جاتی ہے کہ دلوں کو جیتنے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔

بیوی کے فرائض سے متعلق احادیث نبوی

فريده عفت --- پيسويلج ايث

سنت نبوی سے بہتر ہمارے لیئے بہترین عائلی زندگی گزارنے کا کوئی
اور قابلِ تقلید نمونہ نہیں۔ آپ نے ہر حال میں اور عمرے ہر حصہ میں اپنی
بیولیوں سے مُسنِ سلوک کی الیمی اعلیٰ مثال ہمیں دی ہے کہ ایک حقیقی پیروی
کرنے والے کے لیئے کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ ذیل میں چند قابلِ تقلید
موتیوں کی ایک جھلک پیشِ خدمت ہے۔

"نیک بیوی دُنیا کی بہترین نعت ہے"۔(ابن ماجه)

''جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی ، رمضان کے روزے رکھے، اپنے خاوند کی فرمانبر داری کی اوراُس کا کہامانا۔ ایسی عورت کو اختیارہے کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو''۔ (طبرانی)

''بہترین عورت (رفیقہ حیات) وہ ہے جسے اُس کاخاوند دیکھے تواُس کادِل خوش ہواور جب خاونداُس کو کوئی تھم دے تووہ اُس کی اطاعت کرےاور جس کواُس کاخاوندنالپند کرےاُس سے بچے''۔(مٹکوۃ)

ایک دفعہ حضرت عائشہ فیے حضرت عثمان بن مظعون کی اہلیہ کوسادہ کپڑوں اور بناؤسنگھار کے بغیر دیکھاتو حضرت عائشہ کو بہت تعجب ہو ااور پوچھا کہ کیا عثمان باہر کہیں سفر پرگئے ہوئے ہیں۔ گویا حضرت عائشہ (جن کے بارے میں کہا گیاہے کہ نصف علم حضرت عائشہ سے سیھیں) یہ درس دینا چاہتی خصیں کہ عورت کا اپنے گھر میں خاوند کے لئے بناؤ سنگھار کرکے رہنا بہت ضروری ہے۔

"خاوند کی موجود گی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے
اور نہ اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر آنے دے "۔ (بخاری)
" کوئی عورت اس وقت تک خداتعالی کاحق اداکرنے والی نہیں سمجھی
جاسکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کے حق ادا نہیں کرتی "۔ (این ماجہ)

گلہا نے سرنگا سرنگ سے ہے نر ینتِ چمن می تااگست 2017ء

آ مخضرت مَنَّ الْفِيْمِ نَ فرمایا که "اگر خداکے بعد کسی کو سجدہ کرناروا ہو تاتو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے"۔ (تذی ابواب الرضاعة)

ایک اور مقام پر تین افراد کے متعلق آ مخضرت مَنَّ اللَّیْمِ نَ فرمایا کہ نہ توان کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ اُن کی کوئی نیکی آسان کی طرف چڑھتی ہے۔ اُن تین افراد میں سے دوسرے نمبر پر ایسی عورت کاذکرہے جس سے اُس کا خاوند ناراض ہو۔ آ مخضرت مَنَّ اللَّیْمِ کَ الفاظ بیہ ہیں: اَلْمُدِرُ آةُ السَّاخِطُ عَلَیْهُ اَنْ وَجُهَا۔ (مَنْوَ بَابِ عُرْة النّاء)

'' جو عورت مرے اور خاونداس پرراضی ہووہ جنت میں داخل ہوگی''۔(مفلوۃ ابواب الرضاعة)

" جب خاوند اپنی بیوی کوبلائے اور عورت خاوند کے پاس جانے سے انکار کر دے اور خاوند کو اپنی نافر مانی سے ناراض کر دے توساری رات فرشتے اس عورت پر لعنت سجیجتے رہتے ہیں "۔ (متن علیہ، مثلوۃ باب عشرۃ النیاء)

'' میں نے دوزخ کو دیکھا کہ وہاں عور تیں کفر کرنے کی وجہ سے مر دول کی نسبت زیادہ ہیں۔ صحابہ فیے کہا کہ کیا اللہ کا کفر کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں ، خاوند کا کفر، اس کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تُوایک عورت پر ساری عمر احسان کرے اوروہ معمولی بات تجھ میں اپنی طبیعت کے خلاف دیکھے تو کہہ دیتی ہے کہ میں نے تجھ سے پہلے کھی بھی کوئی عمل ائی نہیں یائی''۔ (بخاری جلد اوّل پارہ نمبر 1 صفحہ 11)

"خاوند کے گھر کی عمد گی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنجالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گاجو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں اداکرنے پر ملتاہے "۔(اسدالغابہ)

اے ذوق اس چمن کو ہے نر یب اختلاف سے

هُنَّ لِبَاسُ لَکُمْرِ ۔۔۔۔ مبشرہ و قار ہاشمی ۔۔۔بریپٹن، کینڈا

الله تعالى نے قرآن كريم ميں مر داور عورت كوايك دوسرے كالباس قرار دياہے۔ فرمايا

هُنَّ لِبَالَّ لَّكُمُ وَأَنْتُمُ لِبَالِ لَّهُنَّ (القره:188)

ترجمه: وه تمهارالباس بين اورتم ان كالباس مو_

ہم سب اس بات سے آگاہ ہیں کہ لباس جسم کے لئے کتناضروری ہے۔ لباس نہ صرف انسان کے جسم کوڈھانینے کاکام کر تاہے بلکہ کسی حد تک زینت کاباعث بھی ہوتاہے۔

حضرت خلیفة المسیح الثانی مندرجه بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مردوں اور عور توں کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ ایک دوسرے کے لئے لباس کاکام دیں۔ لینی ایک دوسرے کے عیب چھپائیں اورایک دوسرے کے عیب چھپائیں اورایک دوسرے کے لئے زینت کاموجب ہوں۔ اسی طرح ڈکھ شکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں۔ غرض جس طرح لباس جسم کی حفاظت کر تاہے اسی طرح ایک دوسرے کے محافظ بنیں۔ حضرت خدیج کی مثال دیکے لو کہ کس طرح انہوں نے شادی کے مخالعد اپناسارامال آنحضرت مُل اللّٰ اللّٰ کے فرص میں بیش کر دیا تاکہ آپ کو خدمت خلق کے کاموں میں مال کی وجہ کی خدمت میں پیش کر دیا تاکہ آپ کو خدمت خلق کے کاموں میں مال کی وجہ کے ویش کیا۔ (تغیر کیر جلددوئم صفح 111)

الله تعالی نے جہاں مر د کوعورت اور گھر پر نگران مقرر کیاہے وہیں گھرے سکون اور تربیت ِ اولاد کی ذمہ داری عورت پرعائد کی گئی ہے۔ تربیتِ اولاد کے لئے بھی میاں بیوی کا آپس میں حُسنِ سلوک اور حُسنِ معاشرت پہلی

سیر هی ہے۔ گھر کاماحول جتنا پُر سکون اور اسلامی اقد ارکے مطابق ہو گا۔ اُتیٰ
ہی آسانی سے بچے خو دبخو داسلامی ماحول میں ڈھلتے چلے جائیں گے۔
امام الزمال حضرت مسیح موعودًا یک جگہ فرماتے ہیں:
"ہر ایک مر دجو ہیوی سے یا ہیوی جو خاوندسے خیانت سے پیش آتی ہے
وہ میری جماعت سے نہیں ہے"۔ (کشی نوح صفحہ 19)

سيد ناحضرت مر زامسر وراحمد صاحب خليفة المسيح الخامس اليره الله تعالى بنصره العزيز الينية خطبه جمعه بيان فرموده 16 مئ 2003 ميس فرماتے بين:

"د پس آج ہم جو حضرت مسیح موعود گومانے کا دعوی کرتے ہیں۔
ہمارے اوپر بہت بڑھ کریہ ذمہ داری ڈالی گئ ہے کہ اپنے اندرانقلابی تبدیلیاں
پیداکریں۔اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں ایسا تقوی قائم
کریں جو خدا تعالی ہم سے تو قع رکھتا ہے۔اور ہم سے کوئی ایسا فعل سر زدنہ ہو جو
اس خدائی بشارت کو ہم سے دور کر دے۔ پس ہم پریہ بہت بڑی ذمہ داری
ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ کیونکہ آج عالم اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری
سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ پرہے "۔

اللد تعالى سے دعاہے كہ وہ ہميں حقیقی معنوں میں عائلی زندگی كی تمام ذمہ داريوں كو خوش اسلوبی سے نجمانے اور تقویٰ كی راہوں پر قدم مارنے والا بنائے۔(آمين ثم آمين)

ر خصتی کے موقع پر بچیوں کو نصائح

راضیه سر فراز---سرے ساؤتھ، دینکودر

شادی ایک بہت خوبصورت لفظ ہے جو اپنے ساتھ خوشیوں اور خوبصور تیوں کے رنگ لے کر آتا ہے۔ یہ ایک ایسامقد س فریضہ ہے جس کے لئے والدین پجے کی پیدائش سے ہی خواب دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ یہ عمل جتناخوبصورت اور ذمہ داری کا حامل ہے اِس کا سجھنا آج کل کی دنیا میں اُتنائی مشکل ہو تا چلا جارہا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ تقویٰ اور احساس ذمہ داری کی کمی اور خواہشوں کی زیادتی ہے۔ بیٹی جو بعد میں بیوی اور ماں کے بنیادی رشتے کے بعد کئی اور شقوں میں ڈھلتی ہے۔ اگر والدین شروع ہی اور ماں کے بنیادی رشتے کے بعد کئی اور رشتوں میں ڈھلتی ہے۔ اگر والدین شروع ہی سے اُس کی تربیت تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں کریں تووہ ایک ایسا شجر سایہ دار ثابت ہوگ جس کی چھاؤں میں تمام دو سرے رشتے بخو بی پھلتے ایک ایسا شجر سایہ دار ثابت ہوگ جس کی چھاؤں میں تمام دو سرے رشتے بخو بی پھلتے ہوگے واراس کا گھر جنت نظیر ہوگا۔

الله تعالى قرآن كريم من فرما تام وَهِ نَ اللهِ مِّ أَنْ خَلَقَ لَكُ مُ مِّ نَ أَنْ خَلَقَ لَكُ مُ مِّ نَ أَنْفُسِكُمُ أَذُوَا لِمَا لِنَتَ سُكُنُ وَاللَّهُ عَالَا يَهُ مَا لَكُ مُ مُّ وَدَّةً وَّرَحُمَةً اللَّهُ سِكُمُ أَذُوَا لِمَا لِنَتَ سُكُنُ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَا لَا مُنْ كُمُ مُ وَدَّةً وَرَحُمَةً اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّا عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّ

ترجمہ: "اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم ان کی طرف (ماکل ہوکر) تسکین حاصل کرواوراس نے تمہارے در میان مودت اور رحمت پیدا کی ہے "۔

اسی طرح فرمایا:

رَبَّنَاهَبُ لَنَامِنُ أَذُواجِنَا وَدُرِّيًّا ثِنَا قُرَّةً اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ

إِمَامًا (الفرقان:75)

" اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولا دسے آ تکھوں کی مختلاک عطافر مااور جمیں متقیوں کا امام بنا"۔

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آمخضرت مَالَّیْنِمُ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت بطورر فیقہ حیات بہترہے؟ آپ نے فرمایا "وہ جس کی طرف دیکھنے سے اس کے شوہر کی طبیعت خوش ہو۔ خاوند جس کام کے کرنے کے لئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اُس کا خاوند پیندنہ کرے اُس سے نیچ "۔

(مشكوة المصانيح)

حضرت اقدس مسيح موعودٌ نے فرمايا:

"جب لڑی بیابی جاتی ہے تواس کے ہاتھ میں دوچابیاں ہوتی ہیں ایک صُلے کے دروازے کی اورایک لڑائی کے دروازے کی چائی۔ وہ جس دروازے کوچاہے کھول سکتی ہے۔ خوش نصیب ہوتی ہیں وہ عور تیں جنہوں نے صلح کا دروازہ کھولا۔ لڑی کو اپنے ماس سُسر کی نہایت تابعداری کرنی چاہیئے کیونکہ بعداز شادی لڑکی کا تعلق اپنے والدین سے بڑھ کراپنے ساس سُسر سے ہو تاہے۔ اسی واسطے اُن کے ادب کو ہر وقت محوظ رکھنا چاہیئے۔ تعلیم کا یہی فائدہ ہے کہ لڑکی اپنے آپ کونہایت درجہ تابعدار ثابت کرے۔ نہایت بی بر بحت ہیں وہ عور تیں جو کہ اپنے شوہر وں کوان کے والدین سے برگشتہ کرنے کی تجویز کرتی ہیں ان کو کبھی فلاح دارین نصیب نہیں ہوگا"۔

(سيرت حفرت نواب مبار كه بيگم صاحبه صفحه 343)

کشتی نوح میں حضور علیہ السلام نے عور توں کو خاص طور پر نصائح فرمائی ہیں ان میں چند درج ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

"اگرتم خداکی نظر میں نیک بنو تو تمہاراخاوند بھی نیک کیا جادے گا"۔

"تقوى اختيار كرو، د نياسے اوراس كى زينت سے بہت دل مت لگاؤ"۔

"خاوندول سے وہ نقاضے نہ کر وجو اُن کی حیثیت سے باہر ہیں"۔

'' اپنے خاوندوں کی دل وجان سے مطیع رہو۔ بہت ساحصہ ان کی عزت کا تبہارے ہاتھ میں ہے سوتم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمد گی سے ادا کرو کہ خداکے نزدیک صالحات قانت میں گنی جاؤ''۔

"اسراف نه كرواور خاوندول كے مالول كو يجاطور پرخرچ نه كرو"

"خیانت نه کرو، چوری نه کرو، گله نه کرو، ایک عورت دوسری عورت یام دپر در میر به کشور میرین نه نه میزین به میرین

بہتان نہ لگاوے۔ (کشتی نوح،روحانی خزائن صفحہ 81)

حضرت الحاج محكيم مولوى نورالدين صاحب خليفة الاوّل فرمات بين:

''عورت اور مر دکے در میان بہت محبت کے تعلقات ہونے چاہئیں جن سے مومنوں کے گھر نمونہ بہشت ہو جائیں''۔ (خطبات نور صفحہ 457)

آپ نے اپنی بیٹی حفصہ کو شادی کے وقت نصیحت فرمائی: ''بیچہ اپنے مالک،رازق ، اللہ کریم سے ہروقت ڈرتے رہنااوراس کی رضامندی کاہر دم طالب

رہنا، اور دعاکی عادت رکھنا، نمازا ہے وقت پر اور منزل قرآن کر یم بفتر را مکان بدوں ایام ممانعت شرعیہ ہمیشہ پڑھنا، زکوۃ، روزہ، جج کا دھیان رکھنا اور اپنے موقع پر عمل درآ مد کرتے رہنا۔ گلہ، جھوٹ، بہتان، بیبودہ قصے کہانیاں یہاں کی عور توں کی عادت ہے اور بے وجہ باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ ایسی عور توں کی مجلس زہر قاتل ہے۔ ہوشیار خبر دار رہنا، ہم کو ہمیشہ خط لکھنا۔ علم دولت ہے بے زوال، ہمیشہ پڑھنا۔ چھوٹی جھوٹی لڑکیوں کو قرآن پڑھانا۔ زبان کو زم، اخلاق کوئیک رکھنا۔ پر دہ بڑی ضروری چیز ہے۔ اللہ تمہارا حافظ ونا صر ہو اور نیک کاموں میں مدد یوے "۔

(حيات نورصفحہ 80)

حضرت خليفة المسيح الثّاثيُّ فرماتے ہيں۔

"رسول كريم مَاللين بين اور داماد کونصی<mark>حت فرماتے ہیں۔ا</mark>گر بٹی کا قصور ہو تاتو بٹی کوڈانٹتے اوراگر حضرت علی کی غلطی ہوتی تواُن کو سمجھاتے کیونکہ بڑے چھازاد بھائی اور ہادی ہونے کی حیثیت سے آپ کوباپ کابی درجہ حاصل تھا۔اسلام نے تربیت کابیہ صیغہ رکھاہے گر آج کل ہندوستان میں یہ صیغہ نہیں رہا۔جب عورت آتی ہے تومطالبہ کرتی ہے کہ اُس کامیاں اسي والدين سے فور اعليحده موجائ اگرچه يهال تك تودرست ہے كه عليحده مكان ہواور بیر شریعت کا بھی حکم ہے کیونکہ وہ نوجوان ہیں ان کوبے تکلفی کی بھی ضرورت ہے۔اگروہ ہروقت قیدرہیں تو پھر کیسے خوش رہ سکتے ہیں۔ گر بعض بہو تیں تو یہاں تک کرتی ہیں کہ شہر تک چُھڑا دیتی ہیں حالا نکہ میاں بیوی بے شک علیحدہ ہوں اوران کاحق ہے گریہ نہیں کہ بزر گول کی نگرانی سے فکل جائیں اور پھر لڑکے والے لڑکے کوسکھلاتے ہیں" میاں گربہ کشتن روزاول" یعنی عورت پر پہلے دن ہی رُعب بٹھالو۔ لیکن کیااس طرح تربیت ہوسکتی ہے۔ یہ اسلامی طریق نہیں بلکہ اسلامی طریق وہ ہے جورسول کر يم في اسى عمل سے د كھاديا۔اسلام نے جو غرض تكاح كى بتائى ہے وہ تقویٰ ہے کہ دونوں میاں بیوی مل کر خدا کے غضب سے بیخے اور رحت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرا رہ کہ نسل بڑھے الی نسل جو آئندہ کارآ مد ثابت ہو۔ پھر یہ بھی غرض ہے کہ میاں بوی مل کرنیک اعمال میں ایک دوسرے کے مدومعاون ہوں اور صدق و سداد کے قائم کرنے والے ہوں اوراس غرض کوپوراکریں جوانسان کوروزاوّل سے قرار دی گئی ہے "۔

(خطبات محمود جلدسوم صفحه 60)

حضرت خليفة المسيح الثالث فرماتي بي

"آپ میں سے ہروہ عورت جس کے گھر میں کوئی فتنہ ہواورا تحاد میں خلل پیداہو تاہوا ہے خدا کے سامنے اس کی ذمہ دارہے اوراس کے متعلق اپنے رب کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گاکیونکہ اُس نے اپنے گھر کی پاسبانی نہیں کی"۔

(مصباح حضرت خليفة المسيح الثالث ممبرجون -جولا كي 2008 صفحه 85)

حضرت خليفة المسح الرابع فرماتے ہيں

"احدى عورت واقعتاً اس بات كى الميت ركهتى ہے اور حفرت اقدس

محر مَا النَّهُمُ كَلَ او تعات كو پوراكرنے كى صلاحيت ركھتى ہے كہ اس دنيا ميں جنت كے نمونے پيداكرے۔ اپنے گھرول كوه جذب دے، وہ كشش عطاكرے جس كے نتيج ميں وہ محور بن جائے اور اس كے گھركے افراداس كے گرد گھو ميں۔ انہيں باہر چين نصيب نہ ہو بلكہ گھر ميں سكينت ملے، وہ ايك دوسرے سے پيارو محبت كے ساتھ اليك نصيب نہ ہو بلكہ گھر ميں سكينت ملے، وہ ايك دوسرے سے پيارو محبت كے ساتھ اليك بن درخ سر پر سوار نہ رہے جو جنون بن زند كى بسر كريں كہ لذت يابى كا محض ايك بنى رخ سر پر سوار نہ رہے جو جنون بن جائے اور جس كے بعد دنيا كا آمن اُٹھ جائے۔ بلكہ خدا تعالى نے پيارو محبت ك جو مختف لطيف رشتے عطافر مار كھ بين ان رشتول كے ذريعے وہ سكينت حاصل كريں جے خون كى ناليوں سے ہر طرف سے محبت كاخون اُن تك پنچے اور جسم كے ہر عضوكو اُن كى طرف سے سكينت كاخون پنچے"۔

(حوّاكى بيٹيال اور جنت نظير معاشر ہ صفحہ 75)

حضرت خليفة المسيح الخامس ايّده الله تعالى فرماتے ہيں:

''عورت اپنے خاوند کے گھر کی گران ہے۔اُس کی دیکھ بھال،صفائی ستھر ائی ، لگاؤ، گھر کاحساب کتاب چلانا، خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لئے دیتاہے اُسی میں گھر چلانے کی کوشش کرنا''۔ (مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء)

حضرت نواب محمد عبد الله خان صاحب اپنی بیٹی کے رخصتانہ .

کے موقع پر ایک خطیس تحریر فرماتے ہیں۔

بیٹی آپ ایک نے دور میں داخل ہورہی ہو۔ اللہ کرے کہ یہ دور پہلے سے
زیادہ پُرسکون ہو۔ لیکن جب انسان ایک دور کو چھوڑ کر دوسرے میں داخل
ہو تاہے تواس میں کئی قسم کی دقتوں اور مشکلات کاسامنا کر ناپڑ تاہے۔ ابتدا کی معمولی
سی لغزش ، اکثر او قات ساری عمر کی پشیمانی کاموجب ہوجاتی ہے۔ اس لئے نئے
دور میں داخل ہوتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اب تمہار ابہت سے ایسے
آدمیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کی طبیعت سے تم مانوس نہیں ہو۔ بعض افراد کے
لئے اپنی طبیعت کو مجبور کر کے پیار محبت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے۔ تاکہ اس
کے ماحول کے قالب میں تم اپنے آپ کو ڈھال سکو۔

ک تم کواس بات کاخیال ضرور رکھناچاہیے کہ تکمااور بریکارآد می دوسروں کی نظر میں بالکل گر جاتا ہے۔ اس لئے کام کرنااور خدمت کرنااپناشیوہ بنالو۔ اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔

انسان کی حالت و نیا میں ایک جیسی نہیں رہتی۔ تنگی ترشی دونوں پہلو گئے ہوئے ہوئے ہیں۔ نتگی ترشی دونوں پہلو گئے ہوئے ہوئے و بیس میں میں صبر کوہاتھ سے نہ چیوڑو۔ بغیر کسی قسم کی گھبر اہث کے اللہ کی نفرت صبر شکر کے ساتھ طلب کرتے رہواورالی حالت میں اپنے میاں کے لئے امن اور تسکین کا فرشتہ بنی رہو۔ اپنے مطالبات سے اس کو کبھی ننگ مت کرویہاں تک کہ اس کا فضل آ جائے۔ (مصباح اپریل 2001 صفحہ 9-8)

(بقيه صفحہ 22پر)

سردار سميع ___ايک مهاآتما

قدسيه حمير صاحبه كے بھائی كی ياديس از مستنصر حسين تار را

میں تقریباً ہیں روز کے بعد چین کے صوبے سکیانگ سے لوٹا تولا ہور کی گرمی نے وہ رُوپ د کھلا یا کہ مجھے گمان ہوا کہ میں دنیا کے دوسرے بڑے صحرا تکلا مکان میں پھرسے داخل ہو گیاہوں۔ڈا کننگ ٹیبل پر ہندوستانی مٹھائی کے دو تین ڈیے بڑے تھے تومیں نے سمیر سے یو چھا، بیٹا یہ کس کے لئے ہیں تووہ کہنے لگا''ابوایک دو دوستوں نے فرمائش کی تھی ان کے لئے منگوائے ہیں "۔اس پر میں نے کہا کہ مجھے ان میں سے ایک ڈبہ در کار ہے۔۔۔ کس کے لئے؟ اس نے بوچھا۔۔۔ تو میں نے مسکراتے ہوئے کہا "سر دار سمیع کے لئے۔۔۔ انہیں بھی بیہ مٹھائی بے حد مر غوب ہے" مجھے یو نہی واہمہ ساہوا کہ شاید سمیر نے کچھ عجیب ساتاثر دیاہے، جانے کیوں۔۔۔ بہر طور میں ان لینی سر دار سمین کا تعارف کروائے دیتا ہوں۔۔۔ وہ پچھلے بارہ پندرہ برس سے ماڈل ٹاؤن پارک میں میری صبح کی سیر کے نہایت با قاعدہ ساتھی ہیں۔۔۔ اکثر وہ یار کنگ لاٹ میں میری آمد کے منتظر رہتے۔۔۔انہیں دیر ہو جاتی تومیں انتظار کرلیتا اور پھر ہم انتظے سیر کرتے۔۔۔وہ اتنے دھیمے مزاج کے، صلح کن اور مسلسل مسکرانے والے شخص ہیں کہ اکثر مجھے اُلجھن ہونے لگتی کہ آخر اس بندے کو کسی بھی بات پر غصہ کیوں نہیں آتا۔۔۔ بیر نہ حالات کی شکایت کرتا ہے اور نہ ہی سیاسی مسائل سے سروکار رکھتا ہے۔۔۔اگر بات نہ کرو تو چاریا پچ کلومیٹر خامو شی سے ساتھ ساتھ چلتا جاتا ہے اگر چہ مسكراتا جاتا ہے۔ سر دار صاحب موٹے یابد وضع نہیں البتہ تن و توش تندرست رکھتے ہیں تومیں انہیں تبھی تبھی"چھوٹالارڈنبرھ" یا"مہاتماجی" کے نام سے یکار تاہوں اور وہ ایک مسکراتے ہوئے مہاتماندھ ہو جاتے ہیں۔۔۔البتہ مسکر اہث تب قدرے سمٹتی ہے جب کوئی اور دوست کوئی ایسالطیفہ سنا تاہے جس میں کسی حد تک کوئی غیر اخلاقی اشارہ ہو تا ہے۔ لیکن نہ تو وہ سر زنش کرتے ہیں اور نہ ہی کسی نا گواری کا اظہار۔۔۔ مسکر اہٹ بے شک سمٹی ہوئی بر قرار رہتی ہے وہ اللہ کے فضل سے بے حد متمول ہیں۔ سرحد کے قریب کئی مربع زمین کے مالک ہیں جو ان کے امریکہ پلٹ بیٹے سنجالتے ہیں۔۔۔وسیع کاروبارہے اور ان کے ساتھی کاروباری ان کی ایماند اری کو قسم کے طور پر استعال کرتے ہیں۔۔۔ ندیم شیخ کا کہناہے کہ جب شہر بھر کے پٹر ول ڈیلر سیلائی میں خلل آ جانے کی وجہ سے روزانہ لا کھوں رویے بنارہے ہوتے ہیں، سر دار صاحب کے پٹر ول پیپ پر وہی نار مل قیت کا بورڈ آ ویزاں ہو تاہے۔۔۔اس لئے کچھ لوگ انہیں

ہیو قوف سیحصتے ہیں۔۔۔ اگر کسی روز وہ مصروفیت کی وجہ سے پارک میں نہیں آتے تو میں ادھوراسامحسوس کر تاہوں اور ان کا فون آ جا تاہے کہ تارڑ صاحب۔۔۔امریکہ سے بیٹی آگئی تھی تومیں حاضر نہ ہو سکا۔

ہربرس وہ پارک کے دوستوں کے لئے اپنی زمین کے رقبے پر ایک پُر تکلف دعوت کا اجتمام کرتے ہیں اور دہاں اپنے در جنوں یار لوگوں کو بھی بلا لیتے ہیں اور سر دار صاحب ایک مسکر اتے ہوئے نبدھ کی مانند شانت رہتے ہر مہمان کے آگے بچھ جاتے ہیں۔ ان کی اہلیہ کے پاس حلیم تیار کرنے کا کوئی ایسا خاندانی نسخہ ہے کہ وہ حلیم کھانے سے انسان نہ صرف ذائقے سے آسودہ ہو تا ہے بلکہ حلیم الطبع بھی ہو جاتا ہے۔۔۔ اور جب بھی ان کے ہاں یہ پکوان تیار ہوگا تو ہمیشہ ایک چھوٹی سی دیگ میرے ہاں بھی بھجوادی جائے گی۔ ان کی جانب سے اس نوعیت کی عنایات کا سلسلہ عاری رہتا ہے۔۔۔ کبھی موسم سر ماوار دہوتا ہے تو ان کی جانب سے چھوٹرے در دوھ سے لبریز برتن۔۔۔ انہیں علم تھا کہ میں گریپ فروٹ یا چھوٹرے وار دہونے لگتے ہیں۔

چین روائی سے پیشتر انہوں نے میرے پیندیدہ ستّو اور دلی شکر کا تحفہ حسب سابق بجوایاتو میں نے احتجاج کیا کہ سر دار صاحب میں تو چین جارہاہوں تو کہنے اگے "میری خواہش تھی کہ آپ اس طویل سفر پر جانے سے پہلے اپنے پہندیدہ ستّو، شکر کے شربت کے ساتھ پی کر جائیں اور یار قند جا کر جھے یاد کریں۔۔۔انہی دنوں میں نے نوٹ کیا کہ ان کی گردن پر کھے ابھار سے ہیں جیسے گلٹیاں ہوتی ہیں۔ میں نے تشویش کا اظہار کیا تو کہنے گئٹ "ان کی کھے تکلیف تو ہے نہیں۔۔۔ شیک ہو جائیں گئٹ سے سے سلام کیا تو ہو جائیں گی ۔۔۔ جب بیٹوں نے اصر ارکیاتو انہوں نے چیک اپ کر والیا۔۔۔ کسی ایسے کینر کی گئٹ میں ہوئی جو تابل علاج تھا۔۔۔ لینی بیاری کے بارے میں بتاتے ہوئے ان کی چھرے پر وہی الوہی مسکر اہم تھی لیکن میر ا دل بیٹھ گیا۔ علاج شروع ہو گیا اور وہ جیرت انگیز طور پر رُوبہ صحت ہونے گئے۔۔۔ پارک میں آنے گے۔۔۔ سیر کرنے گی۔۔۔ سیر کرنے گئے۔ "ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ صرف دو آخری کیمو تھر اپی کے طبیع گئیں گے اور پھر میں کیا نہ رہے گائیں گے اور پھر میں کیا کہنا ہے کہ صرف دو آخری کیمو تھر اپی کے طبیع گئیں گے اور پھر میں کہنے۔ گیا کی مان تد اچھا بھلا ہو جاؤں گا۔۔۔ تار ڈ صاحب فکر نہ کریں۔۔۔"

(بقيه ازصفحه 20)

نصائح حضرت ڈاکٹر میر محمد اساعیل صاحب میں محمد اساعیل صاحب میں کے سازی پر نصائح کے سادی پر نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

پیوی کاپہلافرض ہے کہ جب وہ خاوند کے گھر جائے تواس کی مرضی پہچانے کی کوشش کرے اوراس کی طبیعت اور مزاج کاعلم حاصل کرے۔ پھر اگلامر حلہ یعنی خاوند کوراضی رکھنا بہت آسان ہوجاتا ہے۔

گر بعض باتیں ایس ہیں جو عمونا خاوند کی تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔
اُن سے احتراز کرناچاہیے وہ باتیں ہیں۔

بوی اکثر خرچ کے لئے نقاضا کرتی ہے۔ خرچ حکمت سے لیناچاہیئے نہ کہ نقاضا اور تنگ کرکے اور جب خاوند کے پاس روپیہ موجود نہ ہواس وقت مطالبہ کرنااس کو تکلیف دینا ہے۔

ایک بات یہ ہے کہ بیوی اکثراو قات بد مزان یا خاموش رہے اور جب خاوندگر آئے اسے سے دل سے خوش آ مدید نہ کمے یااس کی بات کا فے یا ایسے الفاظ لوگوں کے سامنے کہے جس میں خاوند کی کی قشم کی تحقیر ہو یا بہت نخرے کرے اور ناز بر داری کی خواہش رکھے اس کی خیر خواہی کی بات نہ کی جائے مثلًا اگروہ کہے کہ میرے ساتھ کھانا کھا کو توجواب دے کہ مجھے بھوک نہیں، وہ کوئی دوا تجویز کرے تو کہ یہ مفید نہیں ہوگی میں استعال نہیں کروں گی۔وہ کوئی کیڑا ایا تحفہ یہ بیوں جھے مفید نہیں ہوگی میں استعال نہیں کروں گی۔وہ کوئی کیڑا ایا تحفہ لائے تو اسے حقارت سے دیکھے۔غرض الی بیسیوں چھوٹی چھوٹی با تیں بین جن میں بیریاں اکثر فیل ہو جاتی ہیں اور اپنی زندگی کو تلح کر لیتی ہیں۔ بیری جن میں بیریاں اکثر فیل ہو جاتی ہیں اور اپنی زندگی کو تلح کر لیتی ہیں۔ کوئی سے بیوی کی حجت کر نااور مخالف جو اب دینا۔ یہ خاوند کے دل سے بیوی کی عادت آج کل کی تعلیم یافتہ لؤکیوں میں بہت ہے۔ عادت آج کل کی تعلیم یافتہ لؤکیوں میں بہت ہے۔

مریم صدیقہ! صح کی نماز کے بعد قر آن مجید کی تلاوت اگر ہمیشہ
 کرتی رہو گی تو تمہارے دل میں ایک نور پید اہو گا۔

بس بی بی کو گھر کی صفائی ، پکانا، سینااور خانہ داری آتی ہے وہ خاوند کو زیادہ خوش رکھ سکتی ہے بہ نسبت اس کے جو نکمی ناولیس یا تھے ہی پڑھتی رہتی ہے۔
 پڑھتی رہتی ہے یااپنے بناؤ سنگھار میں لگی رہتی ہے۔
 (مصاح جو لائی 2004ء صفحہ 16-15)

اور س<mark>چی بات ہے میں بالکل بے</mark> فکر ہو کر چین چلا گیا۔ واپس ہوااور جب میں نے سر دار صاحب کے ہندوستانی مٹھائی کے ایک ڈب کی فرمائش کی توسمیر کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور پھر پچھ دیر بعد کہنے لگا'' ابو۔۔۔ پچھلے ہفتے سر دار صاحب۔۔۔'' اس شب نیند میں بھی میری آ تکھیں بھیگتی رہیں اور میر انکیہ گیلا ہو تارہا۔

پارک کے پچھ ساتھیوں سمیت جب میں ان کے بیٹوں سے تعزیت کرنے گیا تو تینوں میں سے ایک بیٹوں سے انہوں نے تینوں میں سے ایک بیٹے نے کہا" اُن کی سانسیں اُکھڑتی تھیں۔ بہت دنوں سے انہوں نے پچھ کھایانہ تھا۔۔ میری والدہ نے حلیم تیار کی تووہ انہوں نے شوق سے نوش کی اور کہنے گئے۔۔ دیکھویہ حلیم تم نے تارڑ صاحب کے ہاں ضرور بھجوانی ہے۔۔ توانکل یہ قرض ہے ،ابونے کہا تھاتو حلیم آپ کے ہاں انشاء اللہ ان کی خواہش کے مطابق پینی جائے گی"۔

مجھے یہاں نور جہاں کا ایک پر انا گانایاد آتا چلاجا تا ہے۔۔۔'آندھیاں غم کی یوں چلیں، باغ اجڑ کررہ گیا۔۔۔'' سر دار سمیع کے جانے سے میرے لئے توماڈل ٹاؤن پارک کا باغ اجڑ کررہ گیاہے۔

پارک میں خزال رسیدہ پتے سمیٹنے والے ایک مز دور پیشہ شخص نے کہا''سر دار صاحب جیبا شخص کیسے مرسکتا ہے"۔

جیسے بہادر شاہ ظفر کا دل اُس اجڑے دیار میں نہیں لگتا تھا۔۔۔ ایسے اب میر ادل بھی اُس اجڑے ہوئے یارک میں نہیں لگتا۔

ڈاکٹر انیس احمد نے سر دار سمیع کی یاد میں جب بیہ نظم لکھی تو گویامیرے جذبات کی بھی ترجمانی کر دی۔ دورہ نہیں ہیں۔ "

"شر افتوں کا دیوتا" خبر تھی آج یہ کہی محبتول كاوُه أمين نقيب صلح و آشتي جو باننتا تفاروشني وه نرم گو، وه نیک خو شرافتول كاديوتا جانے کیوں وہ روٹھ کر آج منح جلا گيا ۔۔۔۔ گر نہیں ابھی نہیں وه کہیں گیانہیں ىيەبرگ وگل بەرنگ و بُو به بهار ہے جو چار سُو سبھی میں جی رہاہے وہ گواہی دے رہے ہیں سب کہ وہ بھی ہے یہیں کہیں وه تواس زمین پر

جنت نظیر گھر کی تغمیر میں لعل و گہر

ماخوذاز كتاب "راكها"

"کریں۔نہ کریں" کی طرز پر چندایسے مشورہ جات اور تجاویز پیش کی جارہی ہیں جن کی بنیاد بھی دراصل سنت ابرار پر ہی ہے۔اگر ان کے مطابق عمل کیا جائے تو امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ گھر کے ماحول کو پر امن اور خوشگوار بنانے میں ضرور مد د

ملے گی۔

خاوند کے لیے۔ کریں

- آپ کاسلوک ایساہو کہ اہل خانہ آپ کو ایک شفیق اور مهر بان گران تصور کریں نه که سخت گیر حاکم
- 2. گر اور کام کے او قات میں توازن رکھیں ۔ ملازمت یا دیگر سابی و جماعتی مصروفیات کواس طرح ترتیب دیں کہ گھر کیلئے بھی مناسب وقت نگل سکے۔
- 3. گھر میں آئیں تو بھر پورانداز میں سلام کہیں۔ بوی اور دیگر اہل خانہ کی خیریت دریافت کریں۔
 - 4. اینے پروگراموں سے اپنی اہلیہ کو آگاہ رکھیں۔
- 5. گھرسے باہر جائیں تو بوی کے علم میں ضرور لائیں کہ آپ کہال جارہے ہیں۔غیر معمولی دیر ہونے کی صورت میں گھرپر اطلاع دیں۔
- اہل خانہ کی خیریت دریافت کرتے رہیں۔
- 7. بیوی کی خوبیوں کا ذکر کریں ، اکیلے میں اور دوسروں کے سامنے بھی۔ مثلاً کھانے،لباس،صفائی، پیت کی عادت، مہمان نوازی، بچوں کی ٹکہداشت، سچ کی عادت وغیرہ ہاتوں کی ضرور تعریف کیا کریں۔
 - 8. بيوى كى پيندكى كوئى نه كوئى چيز ازخود خريد كرأسے تحفه ميں ديتے رہيں۔
- 9. بیوی کے والدین، رشتہ داروں اور قریبی عزیزوں کو اہم تقاریب کے مواقع پر یادر کھیں۔ان کاواجی احترام کریں اور ان سے محبت سے پیش آئیں۔
- 10. گاہے بگاہے پکنک وغیرہ کے پروگرام بناتے رہیں۔اگر توفیق ہو تو تبھی تبھی گھر سے باہر کسی ہوٹل میں اکتھے کھانا کھائیں اور بطورِ خاص بیوی کی پیند کا کھانا
 - 11. وقافو قابیوی کے ساتھ سیر اور چہل قدمی کے لیے وقت نکالا کریں۔

12. جہاں تک ممکن ہو گھر کے کام کاج میں بیوی کی مدد کریں۔

- 13. اپنے چھوٹے موٹے کام خود بھی کر لیا کریں۔مثلاً بستر درست کریں۔دھونے والے کیڑے اور جرابیں وغیرہ یو نہی اِد ھر اُدھر تھینگنے کی بجائے مقررہ جگہ پر ر کھ دیں۔ نہانے اور شیو کرنے کے بعد باتھ اور متعلقہ اشیاء صاف کر دیں۔ مجھی اینے کپڑے خود بھی استری کر لیا کریں۔
 - 14. تجھی تبھی جائے بناکر ہوی کو پیش کریں اور اسکے ساتھ بیٹھ کر پئیں۔
- 15. بیوی کی بیاری کی صورت میں پوری توجہ سے اُس کا علاج کروائیں اور صحت بحال ہونے تک اُسے آرام پہنچائیں اور امورِ خانہ داری سے ممکنہ حد تک اُسے فارغ رکھنے کی کوشش کریں۔
- 16. بیوی سے کوئی شکایت ہو تو کسی تیسرے مخص سے بات کرنے کی بجائے جتنی جلدی ممکن ہوخوداس سے بات کریں تاایسانہ ہو کہ شکایت سے غلط فہی پیدا ہو کر تلخی کا باعث بن جائے۔
- 17. خود اسے سے غلطی ہو جائے تو واضح طور پر اُس کا اعتراف کریں اور بوی سے معذرت کرلیں۔
 - 18. اخراجات کے بارے میں ہوی پراعماد کریں۔
- 19. گاہے بگاہے ہیوی اور اگر بچے شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیں تو آنہیں بھی شامل کر کے مل بیٹھاکریں اور گھریلومسائل پر تبادلہ خیال کریں۔
 - 20. اچھے اور نیک خاند انوں سے روابط رکھیں۔
- 21. گھر میں ضرور کچھ اصول مقرر کریں اور پھر خود بھی اُن کی بیابندی کریں اور الل خانہ سے بھی کروائیں۔
 - 22. اپنی پیند ناپیندسے وضاحت سے بیوی کومطلع کریں۔
 - 23. بيوى كاحق مهر جلد اداكريں۔
- 24. بیوی سے گاہے بگاہے پوچھ لیا کریں کہ آیا اُسے آپ سے کوئی شکایت تو نہیں۔
 - 25. نمازوں کی خود بھی یابندی کریں اور اہل خانہ سے بھی کروائیں۔

خاوند کے لیے۔نہ کریں

- 1. آپ گھر کے نگران اور محافظ ہیں۔خود کو اس مقام سے کبھی نہ گرائیں۔
- 2. بیوی کے سامنے کسی بھی عورت کی تعریف اس انداز میں نہ کریں کہ اُس میں تو فلاں خوبی ہے جوتم میں نہیں۔
- 3. کھانالپندنہ ہویا کوئی کی بیشی ہوگئ ہو۔ تو اُس وقت کچھ نہ کہیں اور نہ ہی نالپندیدگی کا اظہار کریں۔ بس کھالیں یااگر دل نہیں چاہتا توہا تھ تھینچ لیں اور بعد میں مناسب رنگ میں اپنی پسندیا کی بیشی کا ذکر کریں کہ اکثر تو ٹھیک ہی پکتاہے لیکن آج جھے ایسا محسوس ہواہے۔
- 4. بیوی کی خامیوں کے اظہار سے اجتناب کریں، خاص طور پر دوسروں کے سامنے توہر گز ذکرنہ کریں۔ مناسب اور تعمیری رنگ میں توجہ دلائیں۔
- 5. بیوی کوزبردستی اپناہم خیال بنانے کی کوشش نہ کریں بلکہ دلیل اور اپنے عملی نیک نمونے سے سمجھائیں۔
 - 6. معمولی باتوں پر چڑنے، ناک منہ چڑہانے، اور ٹوکاٹاکی سے پر ہیز کریں۔
 - 7. بیوی پر گرجنے، برسنے اور بدزبانی سے کلیتاً اجتناب کریں۔
- 8. بیوی کے اپنے والدین اور رحمی رشتہ داروں سے ملنے جلنے پر ہر گز پابندی نہ لگائیں۔
 - 9. مال باپ کی خدمت اور نیک سلوک سے مجھی غفلت نہ کریں۔
 - 10. بيوى پر تطعى طور پر ہاتھ نه أشائي كه يه شرفاء كاطريق نہيں۔
- 11. نظام جماعت اور عبد يداران كے بارے ميں منفی گفتگوسے اجتناب كريں۔
 - 12. کسی بھی صورت میں جماعت سے پیوندنہ توڑیں۔
 - 13. حتى الوسع طلاق سے بچیں۔

بوی کے لیئے۔ کریں

- 1. مرد کواللہ تعالی نے اسپے پاک کلام قر آن شریف میں گھر کا تگران مقرر فرمایا ہے۔ اس حکم اللی کادل وجان سے قبول کریں۔
 - 2. خاوند کومشوره تودین لیکن حتی فیصله اسی پر چپوژ دیں۔
 - گھر، پچوں اور خود اپنے آپ کو صاف ستھر ارکھنے کی کوشش کریں۔
 - 4. گھر کی اشیاء سلیق اور ترتیب سے اپنی اپنی جگه رکھا کریں۔
 - 5. اخراجات کو آمد کے مطابق رکھیں۔
- 6. اپنے یا خاوند کے والدین اور رشتہ داروں پر خاوند کے مشورے سے خرچ کے ۔ کریں۔
 - 7. خاوند كى ضروريات اور پيند ناپيند كالطور خاص خيال ركھيں۔
 - 8. اکثر و بیشتر خاوند کی پیند کا کھانا پکاتی رہیں۔
 - 9. گھریں ابیااصول بنائیں کہ حتی الوسع تمام اہل خانہ اکٹھے کھانا کھائیں۔

- 10. خاوند کے والدین اور رشتہ داروں کا ذکر ہمیشہ احر ام سے کریں۔
- 11. خاوند کے والدین اور رشتہ دار آپ کے گھر آئیں توخوشی کا اظہار کریں اور ان کی مناسب خدمت کریں۔
- 12. اگر خاوند کی کوئی عادت ناپندہے تواس سے پیار اور حکمت سے بات کریں
- 13. معمول کے اخراجات میں سے پس انداز کرنے کی کوشش کریں اور پھر کسی ضرورت کے وقت بیر قم نکال کرخاوند کے سامنے پیش کریں۔اعتاد کے قیام کابیہ بہترین نسخہ ہے۔
 - 14. گھرمیں بھی باحیااور مکمل لباس پہنیں۔
 - 15. نامحرم مردول سے باو قار اور مضبوط لیج میں مخضر بات کریں۔
- 16. اگر آپ بہوہیں توساس کومال کی طرح اور اگر ساس ہیں تو بہو کو بیٹی کی طرح استجھیں۔
 - 17. غلطی موجائے توصاف بتادیں اور خاوندسے معذرت کرلیں۔
 - 18. بیٹوں اور بیٹیوں سے مساوی سلوک رکھیں۔
 - 19. روزانہ با قاعد گی سے اور باتر تیب قر آن پاک کی ملاوت کریں
 - 20. گھر میں خاوند کی خاطر زینت اختیار رکھیں۔
 - 21. خاوند کااحترام کریں اور اسکی مطیع و فرمانبر دار رہیں۔

بیوی کے لیئے۔نہ کریں

- 1. خاوندسے کھے نہ چھیائیں۔
- 2. کسی وقت اگر کوئی تکلیف پنچے توبیه نه کہیں کہ بمیشہ ایبابی ہوتا ہے۔
 - الماضر ورت اور بغیر کسی خاص مجبوری کے ملاز مت نہ کریں۔
- 4. مجول کر بھی خاوند کے والدین کے بارے میں کوئی ناپندیدہ کلمہ نہ کہیں۔
- 5. خاوند سے معمولی معمولی اختلافات پر اپنے میکے میں کسی کونہ بتائیں بلکہ انہیں ادھر ہی دور کرنے کی کوشش کریں۔
- 6. خاوند اور سسر ال کے خلاف مجھی کوئی بات کسی دو سری عورت سے نہ کریں۔
 - 7. دوسرول کے گھر اور حالات سے اپنامقابلہ نہ کریں۔
 - 8. خصوصا بچوں کے سامنے کسی بات پر خاوند سے تکر ارنہ کریں۔
 - 9. کوئی بھی اہم کام خاوند کے علم میں لائے بغیر ہر گزنہ کریں۔
 - 10. خاوند کے کرنے کے کاموں میں بے جاد خل اندازی نہ کریں۔
 - 11. خاوند گھر میں موجو دہو توبلا اشد ضرورت گھرسے باہر نہ جائیں۔
 - 12. نامحرم کو بغیر خاوند کی اجازت کے گھر میں نہ آنے دیں۔
 - 13. بازار وغیره جاتے وقت بے جازیب وزینت نہ کریں۔
 - 14. خلع میں جلدی نہ کریں۔

جوخاک میں ملے۔۔۔۔

امته الثافى --- بريميش بارك ليك

اپنی جان پیش کر دی۔

حضرت مسيح موعود ٌ فرماتے ہیں:

"بعض افراد اُمت محدیہ کے جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑکر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں۔ خدا اُن کو فافی اور ایک مصفاشیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول کی برکتیں اُن کے وجو دیے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے "۔

(روحانی خزائن جلد 1 براین احمه بیه حصه سوم صفحه 268)

حضرت مسیح موعود "نے اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اپناسب پچھ شار کرنے پر اپنے کلام میں بہت زور دیاہے ، آپ فرماتے ہیں۔

خداہے وہی لوگ کرتے ہیں پیار جوسب پچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعودٌ فرماتے ہیں:

''خدا کی طرف جھکواور جس قدر ؤنیا میں کس سے محبت ممکن ہے تم اُس سے کرو اور جس قدر انسان دُنیا میں کسی سے ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا، تم پر رحم ہو''۔

(نزول المسيح_روحاني خزائن جلد 18صفحه 402)

اپنی نظم"الی قرب کی راه" میں حضرت مسیح موعودٌ فرماتے ہیں۔

مجھی نفرت نہیں ملتی درِمولیٰ سے گندوں کو سمجھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو وہیائس کے مقرب ہیں جواپنا آپ کھوتے ہیں نہیں رَہ اُس کی عالیٰ بار گاہ تک خود پہندوں کو

اور یکی وہ مضمون ہے جس کی مختصر سی تفصیل میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے اور جس کاذکر حضرت مسیح موعود "نے اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشا اے آزمانے والے بید نسخہ بھی آزما عاش جو ہیں وہ یار کو مرمر کے پاتے ہیں جب مر گئے تو اُس کی طرف کینچ جاتے ہیں

سے تو یہی ہے کہ زندہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں ،جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاک میں ملتے ہیں اور اپنی مرضی اور رضا کو ترک کرتے ہیں اور خاکساری پسند کرتے ہیں۔اے اللہ تو ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطافرہا۔ آمین ثم آمین۔

كَنْ تَنَالُو البِرَّحَتَّى تُنْفِقُو امِمَّاتُحِبُّونَ أَرْ المِران: 93

تم ہر گزینکی کو پانہیں سکوگے یہاں تک کے تم ان چیزوں میں سے خرچ کروجن سے تم محبت کرتے ہو۔

قر آن پاک کی اس آیت سے صاف ظاہر ہو تا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس
کے قرب کو مجھی حاصل نہ کر سکیں گے۔جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنیٰ عزیز ترین
چیزیں خرچ نہ کریں۔عزیز ترین چیزوں میں اولاد ،مال و دولت کے بعد سب سے عزیز ترین
چیز انسان کی اپنی جان ہے۔ اور اسی طرف حضرت مسے موعود گایہ شعر ہمیں توجہ دلا تا ہے
کہ جو خاک میں ملے یعنی جو اپنی ہستی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر تا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی
محبت اور اس کے قرب کو حاصل کر سکتا ہے آسی کو آشا یعنی اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔

محن انسانیت آنحضرت مَنْالَیْمُنْمُ کی زندگی پر ایک نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں آپکو سب سے بڑی دولت اور نعمت جو حاصل ہوئی وہ پیغام ہدایت تھا۔ آپ نے اس کی تقسیم میں ،اس کولو گوں تک پہنچانے میں اپنا آرام ، اپنی عزت اور اپنی جان تک راوِحق میں قربان کرنے سے گریزنہ کیا۔اللہ تعالی فرما تا ہے۔ کہ اے محمد مَنَّالَتُهُمُّ کیا تُو اپنی جان اس غم میں گھلا دیگا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ لوگوں کو ہدایت دینا تو ہمارا کام ہے۔ تیر اکام تو صرف اتنا ہے کہ تو پیغام حق لوگوں تک پہنچادے۔

الغرض الله تعالی کے محبوب نے الله تعالی کی کسی نعمت کو اس کے بندوں سے چھپایا نہیں جو پچھ الله تعالی نے آپکوعطاکیا تھا۔ وہ سب آپ مکا اللہ علی نظر تعالی کے بندوں میں تقسیم کر دیا۔ آپ الله تعالی کی رحمت لے کر دنیا میں آئے تھے اور بیر رحمت اس کے بندوں میں ایک امین کی حیثیت سے تقسیم کی اور پھر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

يارب صلّ على نبيك دائما في هذه دنيا وبعث ثاني

آ مخضرت مَثَّ النَّيْمُ کے دنیاسے رخصت ہوجانے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ آپکے خلفاء اور آپکے صحابہ نے آپکی اس سنت پر عمل کیا۔حضرت عمر فاروق کی زندگی خاکساری کی عظیم الشان مثالیں ہمارے لیئے پیش کرتی ہے۔وہ خاکساری کہ جس کے باعث امیر ، غریب یاسر دار اور غلام میں فرق مٹ جاتا ہے۔

پھر ہماری نظر آپ کے عاشق صادق حضرت مسے موعود پر پر بی ہے جنہوں نے راہ حق میں اللہ تعالیٰ کے پیغام کواس کے بندول تک پہنچانے کے لئے اپنامال، اپنی اولاد اور

جی ہاں فائدہ توہے

طيبه حبيب____ آلواه

میں نے اپنی امی جان میں سے بہت پیاری عادت دیکھی کہ رشتہ داروں میں یا محلہ میں کسی کا بچہ ہو تا تو اس کو اپنے ہاتھ سے پچھ بنا کر ضرور دیتیں۔ امی جان اُس چیز (جو عمواً اُون سے یا پھر کپڑے کی صورت میں ہو تا) کو خود اپنے ہاتھوں سے بنارہی ہو تیں اور مسلسل دعائیں اُن کی زباں پر ہو تیں۔ ایک دفعہ میرے پوچھنے پر کہ آپ ہمیشہ سے کوشش کیوں کرتی ہیں کہ بچے کے لیے خود کچھ بنائیں؟ فرما یا اس بہانے جھے اس بچے کے لیے بہت می دُعاکا موقع مل جاتا ہے۔ اور پھر توجہ اور محنت سے بنائی ہوئی چیز پائیدار ہوتی ہے۔ پھر ہنس کر فرما تیں میر ااصل تحفہ تو بید دُعائیں ہی ہیں میں نے سوچا محنت تو ہے۔ گر جی ہاں! فاکدہ بھی تو ہے۔

ہتی باری تعالی نے 2008ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کا موقع محض اپنے فضل سے عطافر مایا۔ بہت ساوقت اپنی ایک بہت ہی محرّم رشتہ دار (مبار کہ زوجہ مبلغ سلسلہ حافظ قدرت الله صاحب مرحوم) کے ساتھ گزار نے کاموقعہ طلہ انہوں نے اپنی ساس صاحبہ کی جو اٹلی پھو پھی بھی تھیں بہت می با تیں بتائیں۔ بہت پیار سے اٹلی با تیں کرتے ہوئے یہ واقعہ سایا۔ میری شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے کہ میرے سسر صاحب مو نگرے لائے جو بہت ہی سخت تھے ہم دونوں باتیں کرتے ہوئے سبزی بنانے لگیں تو میرے منہ سے یہ بات نگلی کہ یہ مو نگرے تو پکانے کے قابل نہیں۔ پھو پھی میرے منہ سے یہ بات نگلی کہ یہ مو نگرے تو پکانے کے قابل نہیں۔ پھو پھی جان خاموش رہیں بعد میں کونڈی ڈنڈ الے کران کو مونا موٹا پیس لیا۔ جو سالن جاموش رہیں بعد میں کونڈی ڈنڈ الے کران کو مونا موٹا پیس لیا۔ جو سالن

بنا، بہت ہی مزے دار تھا۔ پیس نے کہا پھو پھی جان اگر بیس نے سالن بنانا ہوتا تو شاید ہید موگرے چھینک ہی دیتی۔ فرمانے لگیس تمہارے پھو پھا جان کے بیہ سبزی خرید نے سے ایک غریب انسان نقصان سے آج گیا اور پھر ہمارا بھی کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ ایک مزید ار سالن کھانے کو مل گیا۔ میرے دل نے فوراً قرار کیا کہ عقل استعال کر لینے میں فائدہ ہی ہے۔

میرے قابل صداحترام خالوجان (مولانانذیر احمہ صاحب مثیر میلخ سلسلہ) نے ایک دفعہ فرمایا تحفول کالین دین کیا کرواس سے محبت بڑھتی ہے۔
اس پر عمل کے لیے بہت ہی پیاداطریق بیہ اپنایا کہ اپنے گھر میں سبزیاں کاشت کرتے (پہ 1962ء کی بات ہے جب وہ گھانا میں میلغ سلسلہ کی خدمات بجالانے کے بعد پاکستان تشریف لائے) صبح نمازِ فجر کی ادا نیگ کے بعد گھر آتے تو دفتر جانے کے وقت تک نکا چلا کر پائی دیتے۔ یہی حال نمازِ عصر کے بعد ہو تا۔ ربوہ کی گرمی میں یہ کام اتنا آسان نہ تھا مگر یہ وہ دور تھا جب ربوہ کے قریب کھیتی بازی کا سلسلہ نہ ہونے کے برابر تھا اور سبزیاں چونکہ فیصل آباد سے آتی تھیں بازی کا سلسلہ نہ ہونے کے برابر تھا اور سبزیاں چونکہ فیصل آباد سے آتی تھیں بیند کیا جاتا۔ اس وقت تو بچپن تھا مگر اب سوچتی ہوں تو نمیال آتا ہے یہ ورزش پہند کیا جاتا۔ اس وقت تو بچپن تھا مگر اب سوچتی ہوں تو نمیال آتا ہے یہ ورزش بیند کیا جاتا۔ اس وقت تو بھی جس نے خالو جان مرحوم کو اتنی ہمت عطاکی کہ بڑھانے میں بھی دارالرحمت غربی سے اپنے دفتر تک پیدل چل کر جاتے۔ اس وقت کا بھی فائدہ تو تھا کہ خالو جان اور ان کے دوستوں کو تازہ سبزی مل جاتے۔ اس وقت کا بھی فائدہ تو تھا کہ خالو جان اور ان کے دوستوں کو تازہ سبزی مل جاتے۔ اس وقت کا بھی فائدہ تو تھا کہ خالو جان اور ان کے دوستوں کو تازہ سبزی مل جاتے۔ اس وقت کا بھی فائدہ تو تھا کہ خالو جان اور ان کے دوستوں کو تازہ سبزی مل جاتے۔ اس وقت کا بھی فائدہ تو تھا کہ خالو جان اور ان کے دوستوں کو تازہ سبزی مل جاتے تات وقت کا تھی تھی۔

قرأة العين

نائمہ وُڑانی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صہیب خان صاحب مقیم ایڈ منٹن تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کو خداتعالی نے اپنے فضل سے ایک بٹی اور ایک بیٹے کے بعد مؤر خہ 31 اکتوبر 2016ء کو دوسرے بیٹے سے نوازاہے۔

بیٹے کا نام زوہیب احمد خان دُرانی رکھا گیاہے خدا تعالیٰ کے فضل سے نومولود واقفِ نوہے۔ یہ بچپہ کمرم ابراہیم نصراللہ دُرانی مرحوم لاہور کا نواسااور کمرم عبدالرشید خان صاحب مرحوم آف ڈیرہ غازی خان کا پوتا ہے۔ نومولود کمرم آغا محمد بخش دُرانی مرحوم اور قریثی فضل حق صاحب مرحوم آف گولبازار ربوہ کی اولاد میں سے ہے۔

تمام بہنوں سے بچے کے نیک، صالح، خادم دین اور خلافت کا سچامطیع بننے کی در خواست ِ وُعاہے۔

كالم تيار كرده: طاهره نسيم

فكفته فكفته

- م شکرہے انجمی واٹس ایپ کا اُردو ورژن نہیں آیاور نہ Last seen کی علیہ کھاہو تا" آخری دیدار"
- > جوڑوں کا در دکیا ہو تاہے۔ یہ جوڑے ہی جانتے ہیں، کنواروں کواس کی کیا خبر
- جب بیوی چاہتی ہے کہ آج شوہر گھر پر رہے تووہ بات کم کرتی ہے اور صفائی زیادہ
- ایک ڈاکٹر کی شادی نرس سے ہوگئی تو اس کے دوست نے ایک دن پوچھاسٹاؤ شادی کے بعد کیسی گزر رہی ہے۔
- ڈاکٹر: یار عذاب میں مچینس گیاہوں، جب تک Sister نہ کہوں بات ہی نہیں سُنتی
 - ۵ میزبان مولوی سے: آپ کیلئے حلوہ لاؤں یاسیویاں؟
 - مولوی: کیوں بھی کیا آپ کے گھر میں ایک ہی برتن ہے؟
 - اُستاد پہوسے:بڑے ہو کر کیا بنوگے؟
 - شرارتی پو:مریض بن کرڈاکٹروں کی خدمت کروں گا

پاکستان میں اُردوکے نئے محاورے				
الفاظ				
لائث آگئی				
آج لائٹ نہیں جائے گی				
لائٹ کب آئے گی				
آج لائث نہیں گئی!				
ہمارے ہاں تولائٹ ہے!				

فتمتى موتى

- ◊ اپنی اصلاح سب سے مشکل اور دوسرول پر نکته چینی سب سے آسان کام ہے۔
 - ⋄ سبسے بڑی بہادری کسی سے بدلہ نہ لینا ہے
 - ◊ خوشى بانٹنے سے ایسے بڑھتی ہے جیسے زمین میں بویا ہوا ج
- ◊ روزانہ اس دُنیا سے لو گوں کو رُخصت ہوتے دیکھنا،سب سے بڑی نفیحت ہے۔
 - 👌 خالی جیب سے بھاری کوئی بوجھ نہیں ہوتا

سنگابورين بلاؤ

حافظ امنه السلام____ كيگرى،ميكنائيڈ

			اجزاء:
250گرام	أبلی اور ریشه کی ہوئی چکن	1/2كلو	أبليح جاول
1/2	^ک ی هر ی پیاز	250گرام	أبلا اور ريشه كيا موابيف
1/2کپ	أبلى ميكرونى	2عدد	شمله مرچ (کیوبز)
1/2 چائے کا بھی	کالی مرچ	1/2 کپ	نوذلز
2 کھانے کے بی	سوياساس	2 کھانے کے بی	مرکہ
2 کھانے کے بی	چلی ساس	1 چائے کا بھی	چکن پا ؤڈر
1/2کپ	ت يل	2 کھانے کے بی	چلی گارلک ساس

ترکیب: تیل گرم کرکے اس میں اُسلیے چاول اور اُبلی میکر ونی کے علاوہ تمام اجزاء ڈال کر قریباً ایک دومنٹ کے لئے پکائیں۔ پھر اس میں اُسلیے چاول اور اُبلی میکر ونی ڈال کر ملالیس اور 5 منٹ کے لئیے ب دَم دیں۔ مزید اریلاؤتیار ہے۔

ٹو کمکے رفعت جہاں ----، پیس ویلج سینٹر ایسٹ

- ہب پودینہ بازار میں وافر اور سستا مہیا ہو، بہت ساخرید کر (یااگر گھر کی کیاری میں ہو تو توڑ کر) دھوپ میں سکھالیں۔ سو کھ جائے تو پیا ہوا کالانمک اور زیرہ ملا کر ہوا بند ڈیتے میں محفوظ کرلیں۔ جب ضرورت ہویہ استعال کیا جاسکتا ہے۔
- الک سنہرے دھات کے مینک کے فریم پر قدرتی رنگ کا (یابے رنگ کہیں) نیل پالش الگائیں۔ اس طرح مجھی مجھی ہے عمل کرنے سے مینک کا سنہری فریم زیادہ عرصے تک اپناسنہرارنگ محفوظ رکھے گا۔
- لل پنیر کو زیادہ عرصے محفوظ رکھنا ہو تو اسے ملکے سرکے یا سر کہ ملے پانی سے بھیگے نیکین میں لپیٹ کرر کھیں۔زیادہ عرصے تک تازہ رہے گا۔
- کا کوندھے ہوئے آئے کو محفوظ رکھنا ہو تواسے دودھ کے صاف خالی پیک میں رکھ کر فریج میں رکھ کار میں۔ کافی دیر تک یہ آٹاروٹیاں بنانے کے کام آسکے گا۔
- ا ونی کپڑے دھوتے وفت ایک چائے کا چچچہ گلیسرین ڈال کر دھوئیں۔ کپڑے سکڑیں گے نہیں اور اپنی گٹھن ہر قرارر کھیں گے۔
- ال اباس میں بٹن ٹاکننے کے بعد دھاگوں پر ایک بوند بے رنگ نیل پاکش ٹیکا دیں۔ بٹن آسانی سے ٹوٹیس کے نہیں۔ بچوں کے کپڑوں میں اس عمل کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

صفحئناصرات

صحيح جواب تلاش كريں

- 1. ایک آدمی نے پچاس کلو آٹا پسوانے جانا ہے۔ کس طرح آسانی سے جائے گا؟ پیدل، موٹر سائیکل پر، کار پر
- 2. اکبر بادشاہ کے زمانے میں ایک سیلاب نے پورے لاہور شہر کو ڈبو دیا لیکن بادشاہی مسجد دریا کے کنارے ہونے کے باوجود ﴿ رہی۔ بتاییّے کیوں؟
 - 3. وہ کون سائرم ہے کہ پکڑے جانے پر بھی سزانہیں ہوتی؟
 - 4. وہ کونی چیز ہے جو محتدی ہونے کے باوجود گرمر ہتی ہے؟
- 5. ایک آدمی بارش میں بغیر چھتری کے چل رہاتھا۔ لیکن اُس کا ایک بھی بال گیلا نہیں ہوا۔ کیسے ؟
- 6. دو آدمیوں نے شطر نج کی گل سات بازیاں تھیلیں اور پانچ پانچ بازیاں جیت لیں کیسے ؟



سبزیوں کے نام تلاش کریں

جوابات: صحیح جواب تلاش کریں

1. آٹا پہلے ہی پیاہو تاہے۔ 2. مسجد اکبر کے زمانے میں نہیں بنی تھی۔

3. خودكشي 4. گرم مصالح 5. آدمي مكمل طور پر گنجاتها

6. وہ دونوں آپس میں نہیں بلکہ کسی اور کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

جوابات: سبزیوں کے نام بینگن، شلغم، گاجر، گو بھی، کدو، مٹر، پیاز، آلو

خداکے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے

ایک بادشاہ کا وزیر بہت زیرک اور دانشمند تھا اور ہمیشہ کہتا تھا کہ خداتعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے ۔بادشاہ کا اس قول پر یقین نہیں تھا۔ ایک دن جب بادشاہ جنگل میں شکار کرنے کا پروگرام بنارہا تھاتو سیب کا شخ ہوئے اُس کی اُنگلی پر چھری لگ گئی۔سب درباریوں نے بہت افسوس کیالیکن وزیر بولا" ضروراس میں بھی خداتعالیٰ کی کوئی حکمت اور مصلحت ہوگی"۔بادشاہ کو یہ مُن کر بہت غصہ چڑھا اُس نے وزیر کو بہت برا بھلا کہا اور کہنے لگا کہ صبح صبح میری اُنگل کٹ گئی ہے جھے اتن تکلیف اٹھانی پڑگئی اور تم خداتعالیٰ کی مصلحت کا فریر کو فوراً قید کرنے کا تھم دیا اور ناراضگی سے ذکر لے کر بیٹے گئے ہو۔اُس نے وزیر کو فوراً قید کرنے کا تھم دیا اور ناراضگی سے شکار پر چلا گیا۔

شومئی قسمت بادشاہ جنگل کا راستہ بھول گیا اور قافلے سے پچھڑ کر دوسری طرف نکل گیا جہاں ایک آدم خور قبیلہ تھا۔ اُن وحشیوں نے بادشاہ کو پکڑ لیا اور اُس کو آگ پر بھون کر کھانے کا پروگرام بنایا۔ بادشاہ کو آگ کی طرف گنگ تھا کہ اب موت سر پر کھڑی ہے۔ جب آدم خور بادشاہ کو آگ کی طرف لیے جانے گئے تو وحشی سر دارکی نظر اُس کی اُنگلی پر پڑی جو گئی ہوئی تھی۔ سر دار نے فوراً کہا یہ تو عیب دار انسان ہے کیو تکہ اس کی اُنگلی گئی ہوئی ہے۔ اس لیئے اس کی قربانی جائز نہیں۔ اس جیوڑ دو۔ وحشی قبیلے نے بادشاہ کو رہا کر دیا اور اُسے واپس محل میں پہنچ کر وزیر سے دائی گئی اور اُسے انعام واکرام سے نوازا۔

متیجہ: ہر حال میں خوش رہیں اور خداتعالی کی مصلحت کے قائل رہیں۔

مشکل الفاظ کے معنی				

رَبَّنَاهَبْ لَنَامِنْ ٱزْ وَاجِنَا وَذُرِّ يَٰتِنَا ثُرَّ ۚ ةَ ٱعْيُنِ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَا مَا

Our Lord, grant us of our spouses and children the delight of our eyes and make us a model for the righteous (25/75)

اے ہمارے دہتے۔ ہمارے جیون ساتھیوں کواور ہماری اولا وکو ہمارے لیے آتھوں کی شنڈک بٹااور ہمیں مُتھیّع ں کے لیے رہنما بٹا۔ الدیدے

Nikah is my sunnat

النَّكَاحُ مِن سُنَّتِي

LOOKING FOR A RISHTA?

WE CAN HELP

کیا آپ رشته کی تلاش میں ہیں؟ شعبہ رشتہ ناطرآ کی مدد کرسکتا ہے۔ آج ہی رشتہ ناطہ کی ویب سائیٹ پراپنے کوائف کا اندراج کریں

Department of Rishta Nata is here to help you find a suitable match. Contact us or visit our website to submit your application.

Our website is:

~SIMPLE

~SECURE

~CONFIDENTIAL

For more information please contact us.

Email: info@rishtanata.ca 1-8555-RISHTA (747482)

Visit us at

WWW.RISHTANATA.ca

National Department of Rishta Nata

Jama`at Ahmadiyya Canada